جامعہ مدنیہ (جدید) کا ترجمان

علمی دینی اور اصلاحی مجلہ

انوارِ مدینہ

لاہور

بیاد

عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرۃ مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ

بانی جامعہ مدنیہ

رجب المرجب
سنہ ۱۴۲۲ھ

اکتوبر
سنہ ۲۰۰۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماھنامہ

انوار مدینہ

جلد : ۹ | رجب المرجب ۱۴۲۲ھ ـ اکتوبر ۲۰۰۱ء | شمارہ : ۱۰

مدیر اعلیٰ

سیّد محمود میاں

مہتمم جامعہ مدنیہ (جدید) رائیونڈ روڈ
لاہور

بدلِ اشتراک

پاکستان فی پرچہ ۱۳ روپے ـــــ سالانہ	۱۵۰ روپے
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، دبئی	۵۰ ریال
بھارت، بنگلہ دیش	۶ امریکی ڈالر
امریکہ، افریقہ	۱۶ ڈالر
برطانیہ	۲۰ ڈالر

○ اس دائرے میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ ماہ ـــــ سے آپ کی مُدّتِ خریداری ختم ہو گئی ہے، آئندہ رسالہ جاری رکھنے کے لیے مبلغ ـــــ ارسال فرمائیں۔

ترسیلِ زر و رابطہ کیلئے

دفتر ماہنامہ "انوار مدینہ" جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

پوسٹ کوڈ: ۵۴۰۰۰ موبائل: ۰۳۳۳-۴۲۴۹۳۰۱

فون: ۷۷۵۰۰ فون/فیکس: ۹۲-۴۲-۷۷۲۶۷۰۲

E-mail: jamiamadaniajadeed@hotmail.com

سید رشید میاں طابع و ناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ "انوارِ مدینہ" جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور سے شائع کیا۔

اِس شمارے میں

حرفِ آغاز ---------- ۳
درسِ حدیث ---------- حضرت مولانا سید حامد میاںؒ صاحب ---------- ۱۷
تربیتی کیمپ برائے رَدِّ عیسائیت ---------- ۲۳
فہمِ حدیث ---------- حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبد الواحد صاحب ---------- ۳۶
اصل مجرم کون ---------- ۴۲
ایک بھیدی کا مکتوب ---------- ۴۴
جہاں میں پرچم اسلام لہرانے کا وقت آیا۔ سید انور حسین نفیس شاہ صاحب ---------- ۴۶
دینی مسائل ---------- ۴۹
تحریک احمدیت ---------- ۵۲
حاصل مطالعہ ---------- حضرت مولانا نعیم الدین صاحب ---------- ۵۴
تبصرہ ---------- حضرت مولانا نعیم الدین صاحب ---------- ۶۰
اخبار و احوال ---------- ۶۳

رابطہ : دفتر کراچی

حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب مدظلہٗ، خطیب جامع مسجد سٹی اسٹیشن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

سیّد محمود میاں

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد!

۱۱؍ ستمبر کی صبح دُنیا کے مظلوموں کی بددُعائیں اور آہیں سمیٹنے والے صلیبی تعصّب سے بھرپُور امریکیوں کے غُرور کو خاک میں ملا گئی اُن کے جدید ترین رڈار نظام کا مُنہ چڑا گئی۔ اُن کے سیٹلائٹ نظام کی آنکھ میں دھول جُھونک گئی اُن کے فول پروف نظام کا تمسخر اُڑ گیا۔ اُن کی مادی قوّت سرد ھنستی رہ گئی "عالمگیریت" کا بھوت "ہوا" ہوگیا۔ فللّٰہ الحمد والمنۃ۔

۱۱؍ستمبر کو امریکی ایئر لائنوں کے چار جہاز امریکہ کے مختلف ہوائی اڈوں سے اندرونِ ملک پروازوں پر روانہ ہوئے۔ ان جہازوں کو اُڑانے والے بھی امریکن کافر پائیلٹ تھے۔ پرواز کے تھوڑی دیر بعد ایک جہاز بوئنگ ۷۶۷ کو جو بوسٹن سے لاس اینجلس جارہا تھا صُبح ۸ بج کر ۴۵ منٹ پر نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے ۱۱۰ منزلہ ٹاور سے ٹکرا دیا گیا۔ ٹھیک اٹھارہ منٹ بعد ڈلاس سے لاس اینجلس جانے والے بوئنگ ۷۵۷ کو بھی اسی سینٹر کے دوسرے ٹاور سے ٹکرا دیا گیا۔ اس کے ایک گھنٹہ بعد ایک تیسرا جہاز جو کہ واشنگٹن کے قریب ڈیلوز ایئر پورٹ سے لاس اینجلس کے لیے جارہا تھا امریکہ کے رسوائے زمانہ "پینٹاگون" کی عمارت پر گرا دیا گیا جبکہ چوتھا جہاز جو امریکی حکام کے مطابق اسی نوعیّت کے کسی مشن کی طرف بڑھ رہا تھا۔ بظاہر پائیلٹ اور فدائی حملہ آور کی باہم کشمکش کے نتیجہ میں ۱۰ بج کر ۱۰ منٹ پر پٹس برگ

کے جنوب مشرق میں واقع پنسلو ینیا کی سووسٹ کاؤنٹی میں گر کر تباہ ہوگیا۔ تادمِ تحریر ان حادثات کے اصل ذمّہ داروں کا کوئی سراغ نہیں مل سکا، مگر حادثہ کے فوراً بعد صیہونی میڈیا نے بھرپور انداز میں اس کا رُخ امریکہ سے دس ہزار میل دُور واقع بیس سال سے جاری لڑائیوں اور خانہ جنگیوں کے ہاتھوں تباہ حال ملک امارتِ اسلامیہ افغانستان میں پناہ گزین سعودی عرب کے مجاہد اسامہ بن لادن کے سَر ڈال دیا ہے۔ اور فوراً ہی امریکہ کے بدنام زمانہ سابق یہودی وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے امریکیوں کو بھڑکاتے ہوئے ایٹم بم کے استعمال کا مشورہ بھی دے ڈالا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اتنا بڑا اور خطرناک منصوبہ بنانے کی موجودہ حالات میں اہلیت ہی نہیں رکھتے قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ خودکش حملے دُنیا کی سب سے منظّم یہودیوں کی جاسوس تنظیم "موساد" اور بھارت کی جاسوس تنظیم "را" کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے جس کی ایک بڑی شہادت اس چیز سے ملتی ہے کہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں دنیا کے مختلف ممالک کے افراد کام کرتے ہیں جبکہ صرف اسرائیل کے چار ہزار یہودی اس سینٹر کی تجارتی سرگرمیوں کا ہمہ وقت حصّہ ہیں۔ حادثہ کے نتیجہ میں بہت سے ممالک کے لوگ ہلاک و زخمی ہُوئے مگر انتہائی تعجّب کی بات ہے کہ اس حادثہ کے وقت ایک بھی یہودی اس تجارتی سینٹر میں موجود نہ تھا۔ ہلاک یا زخمی ہونا دُور کی بات ہے۔ اس حادثہ کے بعد امریکی مکمّل طور پر بوکھلاہٹ کا شکار ہوگئے اُن کی یہ بوکھلاہٹ اَب تک کی جانے والی ان کی تمام کارروائیوں سے عیاں ہے۔ جن مسلم پائیلٹوں کے نام امریکیوں نے جہازوں کو اغوا کرنے کے الزام میں شائع کیے ہیں۔ بعدازاں دُنیا کے مختلف ممالک سے انھی پائیلٹوں نے اپنے زندہ سلامت ہونے کی اطلاعات دیں اور یہ کہ وہ بحسن وخوبی مختلف ایئر لائنوں میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہودی پروپیگنڈے سے متأثّر ہوکر اُنھوں نے بغیر ثبوت کے اسامہ بن لادن کو اس کا ذمّہ دار قرار دے کر امارتِ اسلامیہ افغانستان سے اسامہ کو ان کے حوالہ کرنے کا مطالبہ کر دیا۔ بصُورتِ دیگر خطرناک اور طویل جنگ کی دھمکی کے ساتھ تباہ کُن انداز میں جنگی تیاریاں بھی مکمّل کرلیں، مگر افغانستان کے امیر مُلّا عمر مجاہد نے بڑے مدبّرانہ انداز میں جواب دیا کہ ہم پُختہ ثبوت کے بغیر اسامہ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے اور یہ کہ امریکہ اگر لڑائی ہی چاہتا ہے تو افغانستان کے عوام جہاد کے لیے تیّار ہیں بحیثیّت مُسلمان اور پڑوسی ملک ہونے کے پاکستان بھی اس وقت امریکہ کے نشانہ پر ہے آیئے دیکھیں کہ قرآنی آیات کی روشنی

ہیں ساری دُنیا کے مُسلمانوں اور بالخصوص افغان اور پاکستان کے مُسلمانوں پہ اس آزمائش کی گھڑی میں کیا ذمّہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا ہم سے کیا مطالبہ ہے۔

رَبّ ذوالجلال کا ارشاد ہے۔

قاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم و یخزھم و ینصرکم علیھم و یشف صدور قوم مؤمنین ۝ و یذھب غیظ قلوبھم و یتوب اللہ علی من یشاء واللہ علیم حکیم ۝

(سورۂ توبہ، پارہ ۱۰، رکوع ۸)

لڑو ان (کفار) سے تاکہ عذاب دے اللہ اُن کو تمہارے ہاتھوں اور (ان کو) رسوا کرے اور تم کو اُن پہ غالب کرے اور ٹھنڈے کرے دل مُسلمان لوگوں کے اور نکالے اُن کے دل کی جلن اور اللہ توبہ نصیب کرے گا جس کو چاہے گا اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

حضرت علّامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رح اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

مشروعیت جہاد کی اصلی غرض وغایت یہ ہے کہ مکذبین و متعنتین (حق جاننے کے باوجود اس کو جھٹلانے والوں) کو حق تعالٰی بجائے بلا واسطہ (خود) عذاب دینے کے اپنے مخلص وفادار بندوں کے ہاتھ سے سزا دلوائے، سزا دہی کی اِس صُورت میں (ایک خاص حکمت یہ ہے کہ) مجرمین کی رسوائی اور مخلصین کی قدر افزائی زیادہ ہے۔ وفادار بندوں کا نُصرت و غلبہ علانیہ ظاہر ہوتا ہے۔ اُن کے دل یہ دیکھ کر ٹھنڈے ہوتے ہیں کہ جو کل تک اُنہیں حقیر و ناتواں سمجھ کر ظلم و ستم اور استہزاء و تمسخر کا تختۂ مشق بنائے ہُوئے تھے۔ آج خُدا کی تائید و رحمت سے انہی (حقیر و ناتواں) کے رحم و کرم یا عدل و انصاف پر چھوڑ دیے گئے کُفر و باطل کی شوکت و نمائش کو دیکھ کر جو اہلِ حق گھٹتے رہتے تھے یا جو ضعیف و مظلوم مُسلمان کفار کے مظالم کا انتقام نہ لے سکنے کی وجہ سے دل ہی دل میں غیظ کھا کر چپ ہو رہتے تھے۔ "جہاد فی سبیل اللہ" کے ذریعہ سے ان کے قلوب تسکین پاتے تھے اور آخری بات (اور دوسری حکمت) یہ ہے کہ خود مجرمین کے حق میں بھی سزا دہی کا یہ طریقہ

نسبتاً زیادہ نافع ہے کیونکہ سزا پانے کے بعد بھی رجوع و توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے بہت ممکن ہے کہ حالات ... سے عبرت حاصل کر کے بہت ... سے مجرموں کو توبہ نصیب ہو جائے، چنانچہ حضور پُرنُور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں ایسا ہی ہُوا کہ تھوڑے دنوں میں سارا عرب صدقِ دل سے دینِ الٰہی کا حلقہ بگوش بن گیا۔

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کامل مومن کا وصف کس شان سے ذکر فرما رہے ہیں۔

ولما را المؤمنون الاحزاب قالو هذا ما وعدنا اللہ ورسوله وصدق اللہ ورسوله ومازادهم الا ایمانا وتسلیما ٥ (سورہ احزاب پارہ ۲۱، رکوع ۱۹)

اور جب دیکھیں مُسلمانوں نے (دُشمن کی) فوجیں (تو) بولے یہ وہی ہے جو (آزمائش کا) وعدہ دیا تھا اللہ نے اور اُس کے رسول نے اور سچ کہا اللہ نے اور اُس کے رسول نے (یہ آزمائشی وقت اور منظر دیکھ کر) ان (مسلمانوں) کا یقین و اطاعت کرنا مزید بڑھ گیا۔

کُفّار کی خبیث فطرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ مُسلمانوں کو خبردار فرما رہے ہیں۔

لا یرقبون فی مؤمنٍ الاًّ ولا ذمۃ واولئك هم المعتدون ٥ (پارہ ۱۰ رکوع ۸)

(یہ کفار) نہیں لحاظ کرتے کسی مُسلمان کے حق میں قرابت کا اور نہ عہد کا اور وہی ہیں زیادتی پر۔

اس کی تفسیر میں علماء نے لکھا ہے

یعنی کچھ تمہارے ہی ساتھ نہیں بلکہ مُسلمان نام سے اُن کو بیر ہے کوئی مُسلمان ہو موقع پانے پر اس کو نقصان پہنچانے کے لیے سب تعلقات قرابت اور قول و قرار اُٹھا کر رکھ دیتے ہیں اس بارہ میں اُن کی زیادتی حد سے بڑھی ہُوئی ہے۔

صدر پاکستان جناب پرویز مشرف صاحب نے اس موقع پر امیر المؤمنین جناب مُلّا عمر مجاہد کے پاس اپنی جانب سے ایک اعلیٰ وفد انتہائی اہم پیغام کے لیے بھیجا۔ صدر صاحب کی تقریر سے ایسا

لگا کہ یہ وفد مُلّا عمر مجاہد کو حالات کی نزاکت کا اس حوالہ سے احساس دلانے گیا تھا کہ امریکہ بہت بڑی سپر پاور ہے اور وہ افغانستان کے خلاف بہت بڑی جنگ کی تیاری کر چکا ہے۔ وہ غُصّہ سے بپھرا ہُوا ہے۔ اس موقع پر اس کی حکم عدولی کسی بھی طرح ہمارے اور آپ کے بس کی بات نہیں لہٰذا مہربانی فرما کر اپنے اور ہمارے حال پر رحم کریں "حکمت" سے کام لیں اسامہ بن لادن کے معاملہ میں لچک پیدا کریں ورنہ تو . . . . یہ عمومی تأثر ہے جو صدر صاحب کی تقریر کا تقریباً ہر شخص پر پڑا ہے، البتہ کوتاہ ہمّت اور تن آسان مزاجوں کے لیے ان باتوں نے "لوری" کا اثر دکھایا۔ لہٰذا ان کو یہ باتیں بہت بھلی اور عین مبنی بر "حکمت" معلوم ہوئیں اس لیے ان حلقوں کی جانب سے صدر صاحب کی تقریر کو بہت سراہا گیا۔ بہرحال اگر یہ موقف صدر صاحب اور ان کے رفقاء کار کی جانب سے بُزدلی اور کُفر کے خوف و دہشت کا نتیجہ ہے تو یہ بہت بڑا المیہ ہے جس سے سب کو رجوع بھی کرنا چاہیے اور استغفار بھی۔ موقع کی مناسبت سے قرآنِ پاک میں ایک واقعہ آتا ہے جس میں ڈٹ جانے والوں کی تعریف اور ان کو ڈرانے والوں کی مذمت آتی ہے ہم یہاں خیرخواہی و راہنمائی اور پاکستان کے قائدین کی ہمّت افزائی کی غرض سے نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صراطِ مستقیم کی سمجھ عطا فرمائے۔ غزوۂ اُحد کے موقع پر مُسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی مگر مُسلمانوں کو اس میں نقصان بھی بہت ہُوا تھا۔ قرآنِ پاک میں ہے:

الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابھم القرح للذین احسنوا منھم واتقوا اجر عظیم الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا و قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

ترجمہ: جن لوگوں نے حکم مانا اللہ کا اور رسول کا بعد اس کے کہ پہنچ چکے تھے ان کو زخم جو اُن میں نیک ہیں اور پرہیزگار اُن کو بڑا ثواب ہے جن (مسلمانوں) کو کہا لوگوں نے کہ مکّہ والے (مُشرک) آدمیوں نے جمع کیا ہے سامان تمہارے مقابلہ کو سو تم (اے مُسلمانو) ان سے (مقابلہ کرنے سے) ڈرو تو (بجائے ڈرنے کے) اور زیادہ ہوا ان کا ایمان اور (وہ مُسلمان) بولے کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا خُوب کارساز ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں علماء تحریر فرماتے ہیں۔

ابوسفیان جب اُحد سے جنگ کر کے واپس گیا تو راستہ میں خیال آیا ہم نے بڑی غلطی کی ہزیمت یافتہ اور زخم خوردہ مسلمانوں کو یونہی چھوڑ کر چلے آئے مشورے ہونے لگے کہ پھر مدینہ واپس چل کر اُن کا قصّہ تمام کر دیں۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خبر ہُوئی تو اعلان فرما دیا کہ جو لوگ کل ہمارے ساتھ لڑائی میں حاضر تھے۔ آج دُشمن کا تعاقب کرنے کے لیے تیّار ہو جائیں۔ مُسلمان مجاہدین باوجودیکہ تازہ زخم کھائے ہُوئے تھے اللہ اور رسول کی پُکار پر نکل پڑے آپ ان مجاہدین کی جمعیت لے کر مقام "حمراء الاسد" تک (جو مدینہ سے آٹھ میل ہے) پہنچے ابوسفیان کے دل میں یہ سُن کر کہ مُسلمان اُس کے تعاقب میں چلے آرہے ہیں، سخت رعب و دہشت طاری ہوگئی (شائد اسی وجہ سے دہشت زدہ کفار مسلمان مجاہدین کو دہشت گرد کہنے لگ گئے ہیں۔ راقم) دوبارہ حملہ کا ارادہ فسخ کر کے مکّہ کی طرف بھاگا "عبد القیس" کا ایک تجارتی قافلہ مدینہ آرہا تھا۔ ابوسفیان نے ان لوگوں کو کچھ دے کر آمادہ کیا کہ وہ مدینہ پہنچ کر ایسی خبریں شائع کریں جن کو سُن کر مُسلمان ہماری طرف سے مرعوب و خوف زدہ ہو جائیں۔ اُنھوں نے مدینہ پہنچ کر کہنا شروع کیا کہ مکّہ والوں نے بڑا بھاری لشکر اور سامان مُسلمانوں کے استیصال کی غرض سے تیّار کیا ہے (آج کل کی اصطلاح میں اس کو "ڈِس انفارمیشن" کہا جاتا ہے اور بڑے ہُنر کی چیز سمجھا جاتا ہے۔ راقم) یہ سُن کر مُسلمانوں کے دلوں میں خوف کی جگہ جوشِ ایمان بڑھ گیا اور کفّار کی جمعیت کا حال سن کر کہنے لگے۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل ساری دُنیا کے مقابلہ میں اکیلا خُدا ہم کو کافی ہے اسی پر یہ آیات نازل ہُوئیں۔

مُسلمان مجاہدین کو دھمکانے اور مرعوب کرنے کے لیے خبریں پھیلانے والوں کے لیے قرآن کا فیصلہ یہ ہے۔ انما ذٰلکم الشیطان یخوف اولیاءہ فلا تخافوھم وخافونِ ان کنتم مؤمنین (پارہ ۴ رکوع ۹)

اس آیت کا علماء نے تفسیری ترجمہ یہ کیا ہے۔

یعنی جو ادھر سے آکر مرعوب کُن خبریں پھیلاتا ہے وہ شیطان ہے یا شیطان کے اغوا سے ایسا کر رہا ہے جس کی غرض یہ ہے کہ اپنے چیلے چانٹوں اور بھائی بندوں کا رعب تم پر بٹھلا کر خوف زدہ کر دے سو تم اگر ایمان رکھتے ہو (اور ضرور رکھتے ہو جس کا ثبوت عملاً دے چکے) تو ان

شیطانوں سے اصلاً مت ڈرو صرف مجھ سے ڈرتے رہو۔

اب صدر پرویز مشرف اور اُن کا بھیجا ہُوا وفد اپنے باطن کا جائزہ لے کر اپنا خود محاسبہ کریں کیونکہ نہ اندر کی بات کا ہم کو حتمی علم ہے اور نہ ہی اُن کے دلوں کا اس لیے ظاہری احوال و تاثرات کے پیشِ نظر ہم نے اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہوئے قرآنی حقائق تحریر کر دیئے ہیں تاکہ اُن کی برکت سے ایمانی غیرت و حمیت بیدار ہو جائے۔

حکومتِ پاکستان امریکہ کی طرف سے ناجائز لگائی گئی پابندیوں کے اُٹھائے جانے کے صرف وعدوں پر ہی پسیج گئی جبکہ یہ دانشمندی نہیں ہے کہ بادل دیکھ کر مٹکے توڑ دیے جائیں۔ بحیثیت مسلم ملک کے ایمانی غیرت کا تقاضا یہی تھا کہ اس وقت امریکیوں کو مُنہ نہ لگایا جاتا بلکہ اپنے مُسلمان بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر اس فرعون کے غُرور کو خاک میں ملا دیا جاتا حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ہمّت کر کے اگر "بش" کے مُنہ پر طمانچہ رسید کر دیا جاتا تو اگلے ہی لمحے بہت سے طمانچہ لگانے والے اُٹھ کھڑے ہوتے بس پہل کرنے کی دیر ہے جو طمانچہ پھر بھی نہ لگا سکے گا وہ اشارہ ضرور کرے گا کہ تمہاری مہربانی میری طرف سے بھی ایک آدھا اس کے مُنہ پر دھر دو اِمگر تجربہ شرط ہے۔

مزید یہ کہ کُفّار کے منافقانہ وعدوں پر کبھی اعتماد نہ کرنا چاہیے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

یحلفون باللہ لکم لیرضوکم واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین ۝ (پارہ ۱۰، رکوع ۱۴)

(ترجمہ) تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں (جھوٹی) تاکہ تم کو راضی کریں (اور اپنا کام چلائیں جبکہ) اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا بہت ضروری ہے اگر وہ (منافقین سچ مچ) ایمان رکھتے ہیں۔

امریکہ کے غرور اور دھونس کا اندازہ اس گفتگو سے لگایا جا سکتا ہے جو واشنگٹن میں امریکی نائب وزیرِ خارجہ نے پاکستان کے جنرل محمود ڈائریکٹر جنرل آئی ایس آئی سے کی۔

⊛ صرف یہ بتائیں کہ آپ ہمارے ساتھ ہیں یا نہیں۔

- میز پر مُکّہ مارتے ہُوئے کہا ماضی کو بھُول جائیں، مستقبل آج سے شروع ہو رہا ہے۔
- ہم جسے سیاہ کہیں آپ سیاہ کہیں جسے سفید کہیں آپ سفید کہیں۔
- آپ ہمارے دوست ہیں یا دُشمن۔
- ایک سینیٹر نے آئی ایس آئی کے سربراہ سے کہا کہ "آپ کو دیکھنا ہے کہ آپ اکیسویں صدی میں رہنا چاہتے ہیں یا پتھر کے زمانے میں"
- دُشمن نے "دیو" کو چھیڑا ہے۔

(بحوالہ روز نامہ جنگ اشاعتِ خُصوصی ۲۰؍ستمبر)

ہر دَور کے متکبّر اور مغروروں کا لب ولہجہ جب اُن کی تباہی قریب آئی تو ایسا ہی ہوا جس کی جھلکیاں قرآنِ پاک میں جگہ جگہ ذکر کی گئیں ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۱) فامّا عاد فاستکبروا فی الارض بغیر الحق وقالوا من اشد مِنّا قوۃ

(پارہ ۲۴ رکوع ۱۶)

ترجمہ: سو وہ جو عاد تھے وہ تو غُرور کرنے لگے ملک میں ناحق اور کہنے لگے کون ہے ہم سے زیادہ زور میں۔

(۲) ان فرعون علا فی الارض وجعل اھلھا شیعا یستضعف طائفۃ منھم یذبح ابنائھم ویستحی نسائھم انہ کان من المفسدین

(پارہ ۲۰ رکوع ۴)

ترجمہ: فرعون چڑھ رہا تھا ملک میں اور وہاں کے لوگوں کو کئی فرقوں میں (تقسیم) کر رکھا تھا۔ اُن میں سے ایک (موسیٰ علیہ السّلام کے سبطی) فرقے کو کمزور کر رکھا تھا۔ ذبح کرتا تھا ان کے بیٹوں کو اور زندہ رکھتا تھا ان کی عورتوں کو۔ بیشک وہ تھا خرابی ڈالنے والا۔

(۳) واذا بطشتم بطشتم جبّارین فاتقوا اللہ واطیعون

(پارہ ۱۹ رکوع ۱۱)

ترجمہ: اور جب ہاتھ ڈالتے ہو تو "پنجہ" مارتے ہو ظلم سے (ان کے نبی نے کہا) سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

(۴) وقال الملأ من قوم فرعون اتذر موسی وقومه لیفسدوا فی الارض و یذرك والٰهتك قال سنقتل ابنائهم و نستحی نسائهم وانا فوقهم قاهرون ۰ (پارہ ۹ رکوع ۵)

ترجمہ: اور فرعون کی قوم کے سرداروں (ممبرانِ کابینہ) نے کہا کیوں چھوڑتا ہے موسٰی اور اس کی قوم کو کہ ادودھم مچائیں ملک میں اور تجھ کو اور تیرے (تجویز کردہ) بُتوں کو چھوڑ دیں (اور ایک اللہ کی عبادت بجالائیں جبکہ خود اپنے بارے میں تیرا فیصلہ ہے کہ انا ربکم الاعلیٰ" مَیں ہی تمہارا بڑا رب ہوں۔ بولا (فرعون) اَب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالیں گے اور زندہ رکھیں گے اُن کی عورتوں کو اور ہم اُن پر زور آور ہیں۔ (بش اور اس کے ساتھی بار بار یہی کہتے ہیں کہ ہم "دیو" ہیں)

(۵) ونادی فرعون فی قومه قال یا قوم الیس لی ملك مصر و هذه الانهار تجری من تحتی افلا تبصرون ۰ ام انا خیر من هذا الذی هو مهین ولا یکاد یبین ۰ (پارہ ۲۵ رکوع ۱۱)

ترجمہ: اور آواز لگائی فرعون نے اپنی قوم میں کہا اے میری قوم کیا میرے قبضہ میں مصر کی حکومت نہیں اور یہ نہریں چل رہی ہیں میرے محل کے نیچے کیا تم نہیں دیکھتے بھلا میں ہوں بھی بہتر اس شخص سے (مراد حضرت موسٰی علیہ السّلام ہیں) جو بے قدر او رصاف بول نہیں سکتا۔

(۶) حضرت موسٰی علیہ السّلام کی قوم کے بارے میں ایک بار فرعون یُوں گویا ہُوا۔

ان هٰؤلاء لشرذمة قلیلون وانهم لنا لغائظون وانا لجمیع حاذرون

(پارہ ۱۹ رکوع ۸)

تشریحی ترجمہ: ان تھوڑے سے آدمیوں نے تم کو تنگ کر رکھا ہے حالانکہ اُن کی ہستی کیا ہے جو تمہارے مقابلہ کو آسکیں اور ہم کو غصّہ دلا رہے ہیں معلوم ہوتا ہے۔ اُن کی کم بختی نے دھکا دیا ہے۔ ہماری بڑی جمعیّت ہے جو مسلح ہے۔ (یہ عالمگیریت کا زعم اور انا ربکم الاعلیٰ کس قدر مماثل ہیں ذرا غور تو فرمائیں)

اب آپ سرکش جابر اور ظالم قوموں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سزائیں دی گئیں وہ ملاحظہ فرمائیں۔

- فلما اٰسفونا انتقمنا منھم فاغرقنا اجمعین فجعلنٰھم سلفا و مثلا للآخرین (پارہ ۲۵ رکوع ۱۱)

تفسیری ترجمہ: پھر جب ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا پھر ڈبو دیا ان سب کو پھر کر ڈالا اُن کو ایک قصّۂ پارینہ اور آئندہ آنے والوں کے واسطے ایک تطہیر عبرت ناک۔

- فاخرجناھم من جنّٰتٍ وعیون وکنوز ومقام کریم کذٰلک واورثنھا بنی اسرائیل (رکوع ۸)

ترجمہ: پھر نکال باہر کیا ہم نے ان (فرعون سمیت اس کی قوم) کو باغوں اور چشموں سے اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے اسی طرح اور ہاتھ لگا دیں ہم نے یہ چیزیں (کمزور وضعیف) بنی اسرائیل کے۔

- ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین ونمکن لھم فی الارض ونری فرعون وھامٰن وجنودھما منھم ما کانوا یحذرون ۳ ۴

اس آیت کی تفسیر علماء کرام یہ تحریر فرماتے ہیں:

یعنی اس ملعون کے انتظامات تو وہ تھے اور ہمارا ارادہ یہ تھا کہ کمزوروں کو قوی اور پستوں کو بالا کیا جائے جس قوم کو فرعونیوں نے ذلیل غلام بنا رکھا تھا ان ہی کے سَر پر دین کی امامت اور دُنیا کی سرداری کا تاج رکھ دیں ظالموں اور متکبّروں سے جگہ خالی کرا کر اس مظلوم اور ستم رسیدہ قوم سے زمین کو آباد کریں اور دینی سیادت کے ساتھ دنیاوی حکومت بھی اس مظلوم و مقہور قوم کے حوالے کی جائے اور فرعون اور ہامان کو انھی کے ہاتھوں وہی چیز کر دکھائیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔

لہٰذا پاکستان کی فوجی قیادت کو چاہیے کہ قرآن پاک میں آنے والے تاریخی حقائق سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اپنی پالیسی وضع کرے کُفر کی مادی قوّت سے ہرگز مرعوب نہ ہو ان کے وعدوں ــــــ

پر بالکل اعتماد نہ کرے اُن کی سیاسی اقتصادی معاشی ثقافتی اور فلاحی سرگرمیوں کے دَرپردہ صلیبی اور صیہونی عزائم ہیں ، لبرل ہونے کا جھوٹا تأثر دے کر دھوکا دینا اُن کی ہمیشہ کی عادت ہے اس موقع پر جذبات سے مغلوب امریکی صدر بش کے مُنہ سے اندر کی بات نکل ہی گئی اور اس نے مُسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ کا اعلان کر دیا جس سے امریکیوں کے عزائم کھل کر دُنیا کے سامنے آ گئے ۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جہاد اور حکمت مقابل و متصادم چیزیں نہیں ہیں بلکہ جہاد اور غیرِجہاد ہر حال میں حکمت کار فرما رہتی ہے. معلوم ہوتا ہے کہ صدر پرویز مشرف صاحب نے جو لکھی لکھائی تقریر کر ڈالی کہ کسی مستشرقی نے اسلامی حقائق کو مسخ کر کے ہاتھ میں تھما دی تھی۔ اسلامی تاریخ سے ناآشنا صدر نے بے سوچے سمجھے ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب میں پڑھ ڈالی ۔ ناواقف لوگ یا مخصوص طبقہ نے واہ واہ کر دی ۔ ورنہ فی الواقع جگ ہنسائی کے سوا کچھ حاصل نہ ہُوا ۔ عیسائی اور یہودی محقق بھی در پردہ اس تقریر پر مُسلمانوں کا تمسخر کرتے ہوں گے ۔ اناّ للہ و اِناّ الیہ راجعون

بدقسمتی سے قیامِ پاکستان سے لے کر آج تک آنے والی حکومتیں لنگڑی لولی ہی رہی ہیں ہر مشکل وقت میں اُن کو بیساکھیوں کا سہارا لینا پڑتا ہے اس موقع پر صدر پرویز مشرف صاحب کی حکومت جہادی تنظیموں اور عوام میں امریکہ سے نفرت کے پائے جانے والے جذبات کی جتنی بھی قدر کرے کم ہے کیونکہ یہ تنظیمیں اور ان کے جذبات امریکہ پر اثر انداز ہو رہے ہیں وہ اُن سے خائف ہے ۔ اِدھر ہماری حکومت امریکہ سے خائف ہے ۔ گرتی پڑتی اس حکومت کے لیے یہ تنظیمیں بیساکھیوں کا کام دے رہی ہیں اور امریکہ کے سامنے اس دباؤ کی وجہ سے گرتے جسم کو توازن بھی نصیب ہو گیا اور امریکہ بہادر کے سامنے اپنی مجبوریوں کا معقول بہانہ بھی ہاتھ آ گیا۔

جنہیں حقیر سمجھ کر بُجھا دیا تم نے
وہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی

ہماری اَب تک کی تحریر کا یہ مقصد نہیں ہے کہ بلاوجہ جنگ کو اپنے اُوپر ضرور ہی مسلّط کر لیا جائے بلکہ مقصد یہ ہے کہ اگر دُشمن کی طرف سے جنگ مسلّط کر ہی دی جائے یا کسی وجہ سے ان پر حملہ ناگزیر ہو جائے اور اس کے علاوہ کوئی دوسری باعزّت راہ نہ ہو تو پھر جہاد سے پس و پیش اور راہِ فرار اختیار نہ کی جائے کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ اور بُزدلی کی بات ہے ۔ نبی علیہ السّلام کے فرمان کا مفہوم ہے کہ دُشمن

سے بلا وجہ لڑائی کی تمنّا نہ کرو لیکن اگر لڑے بغیر چارہ نہ رہے تو پھر ثابت قدم ہو کر اللہ پر بھروسہ کرو اور بے جگری سے لڑو۔

ثابت قدمی کے نتیجہ میں قرآن ہی کی زبانی عالم اسلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے امداد و نصرت اور احکامات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

واذکروا اذ انتم قلیل مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم النّاس فاٰوٰکم وایدکم بنصرہ ورزقکم من الطیبٰت لعلکم تشکرون (پ۹ رکوع ۱۷)

اس آیت کا تشریحی ترجمہ عُلماء نے یُوں کیا ہے۔

یعنی اپنی قلّت وضعف کو خیال کر کے خُدا کا حکم (جہاد) ماننے میں سستی مت دکھلاؤ دیکھو ہجرت سے پہلے بلکہ اس کے بعد بھی تمہاری تعداد تھوڑی تھی۔ سامان بھی نہ تھا تمہاری کمزوری کو دیکھ کر لوگوں کو طمع ہُوئی تھی کہ تم کو ہضم کر جائیں۔ تمہیں ہر وقت یہ خدشہ رہتا تھا کہ دُشمنانِ اسلام کہیں نوچ کھسوٹ کر نہ لے جائیں مگر خُدا نے تم کو مدینہ میں ٹھکانہ دیا انصار و مہاجرین میں عدیم النظیر رشتہ مواخات قائم کر دیا۔ پھر معرکہ بدر میں کیسی کُھلی ہُوئی غیبی امداد پہنچائی کُفّار کی جڑ کاٹ دی تم کو فتح الگ دی۔ مالِ غنیمت اور فدیہ اساریٰ الگ دیا۔ غرض حلال طیّب ستھری چیزیں اور انواع و اقسام کی نعمتیں عطاء فرمائیں تاکہ تم اس کے شکرگزار بندے بنے رہو۔

بحران، لائحۂ عمل، راہِ نجات

یاایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم واعلموا ان اللہ یحول بین المرء و قلبہ وانہ الیہ تحشرون واتقوا فتنۃ لا تصیبنّ الذین ظلموا منکم خاصۃ واعلموا ان اللہ شدید العقاب (پ۹ رکوع ۱۷)

عُلماء نے ان آیات کی تفسیر میں یہ تحریر فرمایا ہے۔

یعنی خدا اور رسول تم کو جس کام کی طرف دعوت دیتے ہیں (مثلاً جہاد وغیرہ) اس میں از سر تاپا تمہاری بھلائی ہے ان کا دعوتی پیغام تمہارے لیے دُنیا میں عزّت و اطمینان کی زندگی اور آخرت میں حیات ابدی کا پیغام ہے پس مؤمنین کی شان یہ ہے کہ خُدا اور رسول کی پُکار پر لبّیک کہیں جس وقت اور جدھر وہ بلائیں سب اشغال چھوڑ کر اِدھر ہی پہنچیں اور حکم بجالانے میں دیر نہ کرو شاید تھوڑی دیر بعد دل ایسا نہ رہے اپنے دل پر آدمی کا قبضہ نہیں بلکہ دل خُدا کے ہاتھ میں ہے جدھر چاہے پھیر دے بے شک وہ اپنی رحمت سے کسی کا دل ابتلاء نہیں روکتا نہ اس پر مہر کرتا ہے ہاں جب بندہ امتثال احکام (یعنی حکم بجالانے) میں سستی اور کاہلی کرتا رہے تو اس کی جزاء میں روک دیتا ہے یا حق پرستی چھوڑ کر ضد و عناد کو شیوہ بنالے تو مہر کردیتا ہے۔ (آیت کے آخری حصّہ کا مطلب مثال سے واضح کیا جارہا ہے) فرض کیجیے ایک قوم کے اکثر افراد نے ظلم و عصیان کا وطیرہ اختیار کرلیا کچھ لوگ جو اس سے علیحدہ رہے اُنھوں نے مداہنت برتی نہ نصیحت کی نہ اظہار نفرت کیا تو یہ فتنہ ہے جس کی لپیٹ میں یہ ظالم اور یہ خاموش مداہن سب آجائیں گے۔ جب عذاب آئے گا تو حسبِ مراتب سب اس میں شامل ہوں گے کوئی نہ بچے گا۔ اس تفسیر کے موافق آیت سے مقصود یہ ہوگا کہ خُدا اور رسول کی حکم برداری کے لیے خود تیار رہو اور نافرمانوں کو نصیحت و فہمائش کرو، نہ مانیں تو بیزاری کا اظہار کرو۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں جذبہ جہاد اور شوقِ شہادت عطا فرمائے۔ یہود و نصاریٰ اور مُشرکین کو تباہ و برباد فرماکر اسلام کے جھنڈے کو سر بلند فرمائے۔ آمین۔ آخر میں تمام خطباء اور ائمۂ کرام سے گزارش ہے کہ فجر کی نماز یا کسی بھی جہری نماز میں قنوتِ نازلہ کا اہتمام فرمائیں۔ حضرت اقدس والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دُعا کو ترتیب دیا تھا۔ اسی کو ہم سہولت کی خاطر پیشِ خدمت کر رہے ہیں۔

قنوتِ نازلہ

(دُعاءِ مُصیبت)

حوادث و مصائب اور خاص جنگوں کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی آخری رکعت میں قنوت پڑھی اور صحابہ کرامؓ

لے بھی خاص خاص حالات میں قنوتِ نازلہ پڑھی ہے عالمِ اسلام بالخصوص پاکستان، افغانستان، کشمیر اور فلسطین کو اس وقت جو مشکلات درپیش ہیں۔ ان کے پیشِ نظر ہمیں چاہیے کہ پابندی سے جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں اور صبح کے فرضوں کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑ کر اس دُعاء کو امام آواز سے پڑھے اور مقتدی آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں۔ دُعاء کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلے جائیں۔ اس دُعاء کے الفاظ موجودہ حالات میں جو مناسب ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ ان میں اگر کسی کلمہ کی تکرار کرنی چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ یا بغرض اختصار ان کلمات میں اگر کوئی کمی کرنا چاہیں تو کمی بھی کی جا سکتی ہے۔ اگر خدانخواستہ زیادہ شدید حالات ہوں تو قنوت سب جہری نمازوں میں بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ (حضرۃ مولانا سیّد حامد میاں غفرلہٗ رحمہ اللہ تعالیٰ)

اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیْمَنْ ھَدَیْتَ، وَعَافِنَا فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنَا فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَ، وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ، فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ لَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ وَلَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ، اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاَنْجِزْ وَعْدَ وَكَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّھِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی وَالْمُشْرِكِیْنَ وَالظَّالِمِیْنَ الْمُفْسِدِیْنَ الَّذِیْنَ یَمْنَعُوْنَ مَسَاجِدَكَ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْھَا اسْمُكَ وَیَسْعَوْنَ فِیْ خَرَابِھَا وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَاءَكَ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ وَیُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، اَللّٰھُمَّ دَمِّرْ دِیَارَھُمْ، اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ كَلِمَتِھِمْ وَفَرِّقْ جَمْعَھُمْ وَشَتِّتْ شَمْلَھُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاھْزِمْ جُنْدَھُمْ وَاَلْقِ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ وَالْفَشَلَ، اَللّٰھُمَّ عَلَیْكَ بِاَشِدَّائِھِمْ وَخُذْھُمْ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ، اَللّٰھُمَّ انْصُرْ عَسَاكِرَ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ افغانستان و فَلَسْطِیْنَ، وَكَشْمِیْرَ وَسَائِرِ بَاكِسْتَانَ وَفِیْ جَمِیْعِ الْعَالَمِ بِحَقِّ فُقَرَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ وَاشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰی مَنْ قَاتَلَھُمْ مِنَ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمُشْرِكِیْنَ وَالظَّالِمِیْنَ الْمُفْسِدِیْنَ وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَأْسَكَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ لَا تُعَامِلْنَا بِمَا نَحْنُ اَھْلُهٗ، وَعَامِلْنَا بِمَا اَنْتَ اَھْلُهٗ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَةِ وَالْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ، وَصَلِّ عَلٰی اَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَیْكَ وَاَكْرَمِھِمْ لَدَیْكَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان خانقاہ حامدیہ چشتیہ رائیونڈ روڈ کے زیرِ انتظام ماہ نامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس رحؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

قرآن اور اہلِ بیت، حضرت ابوبکرؓ اور اہلِ بیت گستاخیوں کا انجام، شیعہ قرآن حفظ نہیں رکھ سکتے

حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین: مولانا سید محمود میاں صاحب مدظلہم

کیسٹ نمبر ۳۴، سائیڈ بی ۸۴-۵-۴

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

عن زید بن ارقم قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما بماء یدعی "خما" بین مکۃ والمدینۃ [1]

ایک حدیث شریف میں حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت آتی ہے مسلم شریف میں بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ سفر راستہ میں "خم" کے مقام پر ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا بماءٍ یدعی "خُمًّا" ایک جگہ کنواں یا پانی کے چشمے تھے اس جگہ کو "خُم" کہا کرتے تھے اور "غدیرِ خُم" بھی کہا گیا "غدیر" کا

[1] مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۵۶۸

مطلب ہے تالاب جو جنگل میں ہوتا ہے "حوض" کے معنی میں نہیں ہے یہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں ہے اس خطبہ میں حمد و ثنار کے بعد آپ نے وعظ فرمایا وذکّر اور یاد دلائی آخرت کی اللہ تعالیٰ کی پھر ارشاد فرمایا الا ایھا النّاس انما انا بشر یوشك ان یاتینی رسول ربی فاجیب اے لوگو! میں انسان ہوں میں بشر ہوں، بشر بھی خیر البشر انسانوں میں سب سے اعلیٰ درجہ آپ کو حاصل ہے یعنی حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد میں سب سے افضل جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے نبوت عطا ہوئی ہے جو کہ سب سے بڑا مقام ہوتا ہے یعنی جو فرشتوں سے بھی بڑا مقام ہے وہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو دیا ہے۔

جنّوں اور عورتوں میں کسی کو نبی نہیں بنایا گیا

اور انسانوں میں بھی مردوں کو چنانچہ عورتیں نبی نہیں ہوئیں اور جنات میں بھی نبی نہیں ہوئے۔ وہ انہی انسانوں کے نبیوں کی کی پیروی کرتے ہیں اُن کے لیے بھی احکام انہی (نبیوں) کے ذریعے نازل ہوئے ہیں اُن کے احکام کچھ الگ بھی ہیں وہ بھی عُلمار نے جمع کیے ہیں۔ "احکام المرجان فی احکام الجان" ایک الگ کتاب لکھی گئی ہے تو جب آپ انسان ہوئے اولادِ آدمؑ میں ہوئے تو اولادِ آدمؑ میں تو کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو دُنیا میں ہمیشہ رہے اُسے آخرت کی طرف توجّہ کرنی ہوگی اور جانے کی تیاری کرنی ہوگی۔ یوشك ان یاتینی رسول ربی فاجیب ہو سکتا ہے یا قریب ہے کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہُوا فرشتہ آئے (اپنی وفات کی طرف اشارہ ہے) اور میں اس کو مان لوں۔

انبیار کرام کی خصوصیّت

تو انبیار کرام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیّت رکھی ہے کہ اُن کے پاس فرشتے کو بھیجا جاتا ہے اور اگر وہ اُس وقت موت کو پسند نہ کرتے ہوں تو اُن کو جتنی وہ کہیں مہلت دے دی جاتی ہے مگر جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مُہلت طلب کرنے کا ارادہ ہی نہیں تھا فاجیب فرمایا کہ میں اُس کے ساتھ چلا جاؤں گا۔ میں اُس کی بات مان لوں گا۔ وانا تارك فیکم الثقلین میں تمہارے اندر دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔

پہلی اہم چیز اللہ کی کتاب

اولھما کتاب اللہ ایک تو کتاب اللہ ہے فیہ الھدی والنور اُس میں ہدایت ہے اُس میں نور ہے فخذو بکتاب اللہ وتمسکوا بہ تو کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہو اس کو لو فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ کتاب اللہ پر

آپ نے لوگوں کو آمادہ کیا اُبھارا اور ترغیب دلائی اور کتاب اللہ کا پڑھنا، کتاب اللہ کو یاد کرنا حفظ کرنا، کتاب اللہ کے معانی کا جاننا جسے تفسیر کہا جاتا ہے اس میں بہت سارے علوم آتے ہیں۔ ان کو سمجھنا اور جاننا یہ سب کتاب اللہ کے جاننے ہی میں داخل ہیں اور سب پر عمل کرنے کی ترغیب دی۔

دوسری اہم چیز اہلِ بیت

ثم قال و اھل بیتی پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اہلِ بیت اور اذکرکم اللہ فی اھل بیتی مَیں تمہیں خُدا کو یاد دِلاتا ہوں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں کہ تم خُدا کا خوف کھاتے رہنا۔ اذکرکم اللہ فی اھل بیتی اور دوبارہ پھر یہی فرمایا اس کے علاوہ یہ بھی فرمایا کہ کتاب اللہ جو ہے وہ "حبل اللہ" ہے اللہ کی ایک رسی ہے۔ رسی ایک ایسی چیز ہے کہ اگر کوئی پانی میں ڈوب رہا ہو، رسی پکڑے تو پھر وہ اس سے نکل سکتا ہے بچ سکتا ہے اسی طرح کنویں میں گر گیا ہو رسی کے ذریعے ہی اُسے نکالا جائے گا تو اس رسی سے بہت سی ترقیاں بھی حاصل کی جاسکتی ہیں "کتاب" اللہ کی رسی ہے من اتبعہ کان علی الھدی جو قرآنِ پاک کی پیروی کرتا ہے وہ ہدایت پر ہوگا و من ترکہ کان علی الضلالۃ اور جو اسے چھوڑ دے وہ گمراہی پر ہوگا۔ یہ ارشادات جو ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے، یہ مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت ہُوتے ہیں جب آپ حجۃ الوداع کر کے واپس تشریف لا رہے تھے تو گویا یہ وفات سے بہت قریبی دَور ہُوا۔ یہ تمام چیزیں وہ ہیں جو اُمّت کو رُخصت کرنے کے لیے ہدایت کے طور پر ہیں۔

شیعہ، اہلِ بیت اور قرآن

مَیں نے اس کے بارے میں بتایا تھا پچھلی دفعہ کہ قدرتی سی بات ہے کہ جو اہلِ بیت کا نام لیتے ہیں اُن میں ایسے کم ہیں جو کتاب اللہ پر قائم ہوں اہلِ بیت کے جو علمبردار ہیں اُن کی بات کرتا ہوں ویسے تو سب مُسلمان (اہلِ بیت سے) محبّت رکھتے ہیں لیکن جو علمبردار ہیں اُن میں بہت کم ایسے ہیں جو کتاب اللہ سے تمسک کرتے ہیں۔ یہ اَب خمینی نے اعلان کیا ہے کہ یہ قرآن پاک وہی قرآن پاک ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ نازل ہوا تھا اور اگر کوئی اسے نہیں مانتا تو اس پر لعنت ہے تو یہاں کراچی میں شیعہ مجتہدوں نے بھی ایسا اعلان کیا کوئی سوا سال ڈیڑھ سال ہو رہا ہے تقریباً اس سے پہلے یہ نہیں مانتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ سے جنہیں بغض ہے اُنھیں قرآن یاد نہیں ہوتا

اور اب بھی پتا نہیں کیا ہے حقیقتِ حال مگر صُورتحال

واقعی ایسی ہی ہے کہ جنھوں نے اہلِ بیت کو لیا ہے کتاب اللہ کو چھوڑا ہُوا ہے وہ کہتے ہیں وہ کتاب اللہ ہی نہیں نہ وہ یاد کرتے ہیں نہ وہ حافظ ہوتے ہیں نہ اُنھیں حفظ ہوتا ہے یہ قدرتی بات ہے جن لوگوں کے دلوں میں حضرت ابوبکر، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے بُعد ہے اُنھیں قرآن پاک یاد نہیں ہوتا اور یہی حضرات ہیں جنھوں نے قرآن کو جمع کیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ دونوں کی رائے تھی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دَور میں قرآن پاک جمع کرنا شروع کردیا گیا تھا وہ جمع ہُوا پھر رکھا رہا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے نسخے تیار کروائے کئی نقلیں کروائیں اور نقلیں کرواکر آگے بھیج دیا کہ آگے اُن کی نقلیں چلیں گی۔ وہی آج تک چلا آرہا ہے اور اس میں اُنھوں نے (حضرت عثمانؓ نے) بالکل کوئی تبدیلی نہیں کی۔ ایک آیت کے بارے میں آتا ہے کہ یہاں یہ آیت فلاں آیت سے منسوخ ہو چکی ہے تو اُسے لکھا ہی کیوں جاتا ہے تو اُنھوں نے (حضرت عثمانؓ نے) جواب دیا کہ نہیں مَیں تو کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا جس طرح ہے رہنے دو[1] تو کتاب اللہ ان حضرات نے جمع کی ہے تو ان حضرات سے اگر کوئی بُغض رکھتا ہے تو علمِ دین ایک ایسی چیز ہے کہ

اُستاد کا احترام اور دل صاف ہو تو فیض ہوتا ہے

جس کا فیض ہی جب چلتا ہے کہ جب دل صاف ہو اور عقیدت اور محبت ہو اور اگر اُستاد سے عقیدت اور محبت نہ ہو تو فیض آگے نہیں چلتا چاہے کتنا ہی آدمی قابل کیوں نہ ہو اور ایسی مثالیں موجود ہیں بڑے بڑے قابل لوگ یُوں ہی بے فیض ہوکر رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ بڑی زبردست استعداد اُن میں ہوتی ہے اس کے باوجود ایسے ہوجاتے ہیں کہ کوئی اُنھیں جانتا ہی نہیں۔ اُن کا پتہ پُوچھنا پڑتا ہے اور پتہ پُوچھنے پر بھی پتا نہیں چلتا کہ وہ لوگ کہاں گئے۔

اساتذہ کی گستاخیوں کا انجام

مَیں خود بہت دنوں سے دو تین آدمیوں کا پتہ پُوچھ رہا ہوں۔ وہ وہاں (دیوبند میں) پڑھتے رہے ہیں مگر اُستادوں کی گستاخیاں کیا کرتے تھے اُن کی شہرت سُنی ہے اَب اُن کا پتا ہی نہیں چلتا کہ وہ کہاں ہیں ایک عرصہ ہوگیا جب کوئی موقع ملتا ہے تو مَیں اُن کے بارے میں لوگوں سے ضرور پُوچھتا ہُوں مگر لا پتہ ہیں کبھی کسی سے سُن لیا کہ فلاں جگہ ہیں پھر پتا نہیں

---

[1] بخاری شریف ج ۲ ص ۶۵۰

چلا آج تک، تو اس علم دین میں واقعی ایسا سلسلہ ہے اور بَیّن ہے نظر آتا ہے۔ خُدا پناہ میں رکھے یہ کوئی تجربہ کرنے کی بھی چیز نہیں ہے۔ بس جن لوگوں کے ساتھ ایسا ہُوا ہے اُن سے سبق لینا چاہیے عبرت حاصل کرنی چاہیے تو یہ (شیعہ) لوگ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دُشمنی رکھتے ہیں ان لوگوں کو قرآنِ پاک یاد نہیں ہوتا۔ یہ اعجاز ہے قرآن پاک کا اور کرامت ہے ان حضرات کی کہ اِن سے جس کے دل میں نفرت ہے اُسے قرآن یاد نہیں ہوتا ایک جگہ ایسے ہُوا کہ لکھنؤ میں کہیں مناظرہ ہو رہا تھا اُس میں ان شیعوں سے یہی کہا اُنھوں نے کہا اس کو یاد ہے قرآن پاک لیکن یہ ویسے (عام حافظوں کی طرح) نہیں سُنا سکتا بلکہ اس طرح سُنا سکتا ہے کہ یاد کرتا جائے سُناتا جائے ایک ایک پارہ کر کے سُنا دے گا تراویح میں یا ویسے ہی سُنا دے گا تو حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد سے اس بات کا تذکرہ ہوگیا تو اُنھوں نے اُنھیں جواب لکھا کہ اگر تم اس کا ایسا بھی تجربہ کر لیتے تو بھی اُسے یاد نہ ہوتا اُس میں بھی وہ ناکام ہوگیا ہوتا فیل ہوگیا ہوتا تو یہ قدرتی بات ہے جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دونوں کو جوڑ دیا ہے اور دونوں کو بتلایا ہے کہ قیامت تک رہیں گے اور چلیں گے بھی اور دونوں کو جمع رکھا ہے تو دونوں کو جمع کرنے والے تو اہلِ سُنّت ہیں۔

اہلِ بیت کے متعلق حضرت ابوبکر رضؓ کا عقیدہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک جگہ فرمایا کہ ارقبو محمدا فی اھل بیتہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کی خوشنودی اُن کے گھر والوں میں تلاش کرو۔ یہ روایت بُخاری شریف میں بھی[۱] ہے اور جگہوں پر بھی ہے یعنی اُن کے گھر والوں کی خوشنودی حاصل کر کے جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوشنودی حاصل کرو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو آئیں تھیں اور اُنھوں نے کہا تھا کہ اس طرح سے ہمیں جائیداد میں حصّہ ملنا چاہیے وہ نہیں دیا تھا اُن کو تو اُنھوں نے کہا تھا کہ جائیداد جو ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وہ میراث نہیں بن سکتی وہ ترکہ نہیں بن سکتی کسی کا تو اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں آتا ہے کہ وہ خفا ہُوئیں اور پھر اُنھوں نے بات نہیں کی[۲] بات نہیں کی کا مطلب یہ ہے کہ

---

[۱] بُخاری شریف ج ۱ ص ۵۲۶ و ج ۱ ص ۵۳۰

[۲] البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۲۸۵ مگر بالآخر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے راضی کرنے پر وہ اُن سے راضی ہوگئی تھیں۔ البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۲۸۹ مرتّب

اس مسئلے میں بات نہیں کی۔

صحابہ کرام اور دیگر اہلِ بیت کی رائے بھی وہی تھی جو حضرت صدیق اکبرؓ کی تھی

جبکہ صحابہ کرامؓ اور حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے چچا اور حضرت علیؓ یہ حضرات بھی اسی کے قائل تھے حتّٰی کہ پھر ان کے ذہن میں بھی یہ بات آگئی کہ یہ جو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام سمجھے ہیں یہ صحیح ہے چنانچہ جب حضرت علیؓ کا اپنا دَورِ خلافت آیا تو اس زمانے میں بھی میراث نہیں جاری کی۔ میراث میں سے کم از کم اپنا حصّہ تو وصول کر سکتے تھے اور میراث حضرت فاطمہؓ کی ہوکر بھی اُن کے پاس آتی اور حضرت عبّاسؓ کی بھی اُن کی اولاد کو دے دیتے لیکن اُنھوں نے ایسا نہیں کیا اسی طرح رکھا جیسے خلفاءِ ثلاثہ نے ان تمام چیزوں کو رکھا تھا بس اُن کی آمدنی گھروالوں پر صرف ہوتی تھی۔ یہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کیا کرتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اپنی زندگی میں کرتے تھے بس وہ ہوگا، چنانچہ باغات کی آمدنی یا جائیداد کی آمدنی جو بھی تھی اُسی طرح خرچ کرتے رہے اور یہ فرماتے تھے کہ ان لوگوں (اہلِ بیت کی) کی خوشنودی میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خوشنودی ہے۔ اُس کے لیے وہ جو کچھ کر سکتے تھے وہ کرتے تھے اُس میں کبھی کمی نہیں کی کوتاہی نہیں کی ہمارے نزدیک تو عقیدہ یہ ہے۔

حضرت فاطمہؓ کی نمازِ جنازہ اور حضرت ابوبکرؓ

اس جگہ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہُوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جنازے میں شرکت نہیں کی لیکن اس کے خلاف بھی روایات موجود ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی وہ آئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز پڑھائی۔ ان روایات کو زیادہ معتبر کہا گیا ہے کہ یہ زیادہ قرینِ عقل بھی ہیں ورنہ یہ بات تو قرینِ عقل بھی نہیں ہے کہ اُنھیں اطلاع بھی نہ دی جائے، امیرالمؤمنین بھی ہوں وہیں رہتے ہوں روز دن میں آتے ہوں زیادہ سے زیادہ رات کو گھر میں چلے جاتے ہوں ورنہ تو وہیں رہتے تھے۔ کیونکہ ہر وقت کی نمازیں پڑھانی ہوتی تھیں تو مسجد کے ایک طرف (کروٹ ہیں) تو وہ رہتے ہوں اور ایک کروٹ میں یہ حضرات، بیچ میں صرف مسجد ہے تو مسجد کا حال درمیان میں ہو اور اُنھیں خبر ہی نہ ہو یہ تو ویسے بھی ذرا بعید از عقل ہے ایسی چیز نہیں ہُوئی ہاں یہ ہے کہ وہ تشریف لائے اور اُن کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

(باقی صـ۴۲ پر)

خطبہ افتتاحیہ
تربیتی کیمپ برائے ردِ عیسائیت

از حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلامضل له ومن يضلله فلاهادى له، ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله، ارسله الى الناس كافة بشيرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا وصلى الله على خير خلقه محمد وعلى آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا كثيرا. اما بعد!

حضرات عُلماءِ کرام! آپ جانتے ہیں کہ رب العالمین نے انسانیت کے لیے ہدایت کا جو راستہ مقرر فرمایا وہ اسلام ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں سے ازل میں عہد و پیمان لیا تھا اور فرمایا تھا کہ مَیں اس عہد و پیمان کو یاد دلانے کے لیے پیغمبروں کو مبعوث کروں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اپنے اپنے وقت پر ہزاروں پیغمبروں کو بھیجا، جنھوں نے ہر زمانہ میں بندگانِ خُدا کو خُدا کے احکام سے مطلع کیا اور سب سے آخر میں حضور پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کو مبعوث فرمایا، آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پُوری طرح فریضۂ رسالت ادا کیا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اعلان فرما دیا:

اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم
نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا (سورۃ المائدہ آیت ۳)

آج مَیں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو پُورا کر دیا اور مَیں نے تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر پسند کیا۔

حضور پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لانے والے مُسلمان، خُدا کی عطا کردہ اس آخری نعمت کے امین ہیں اور اُن کی ذمّہ داری ہے کہ وہ اس دین کو ہر طرح کے ردّ و بدل اور تحریف سے محفوظ رکھیں

اور تمام انسانوں کو اللہ کی مرضی سے آگاہ کرتے رہیں۔

عالمانِ ذوی الاحترام! دارالعلوم دیوبند کا قیام، علوم دینیہ کی اشاعت، دین قویم کی حفاظت اور صراطِ مستقیم کی دعوت جیسے مقاصد عالیہ کے لیے عمل میں آیا تھا اور ہمارے اسلافِ کرام نے اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ ان تمام مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے اتنی جدوجہد کی اور اتنی شاندار خدمات انجام دیں کہ اُن کا احاطہ دشوار ہے، اللہ اُن کے اعمال کو اپنی بارگاہ میں حسنِ قبول کی دولت عطا کرے اور اُنھیں ان کی خدمات کا بہتر سے بہتر صلہ عطا فرمائے آمین۔

ان بزرگوں نے بے سروسامانی کی حالت میں دیوبند کی سرزمین پر محض اللہ پر توکل کرتے ہوئے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی تھی، اس وقت برّصغیر کے حالات مُسلمانوں کے لیے بڑے صبر آزما اور انتہائی ہولناک تھے، ان جان گسل حالات کی اور دارالعلوم دیوبند کی خدمات کی تفصیل میں جانا اس لیے غیر ضروری ہے کہ آپ حضرات راقم الحروف سے زیادہ جانتے ہیں لیکن اختصار کے ساتھ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اُس دَور میں اسلام کے خلاف کئی محاذ کھولے گئے تھے ان میں ایک خطرناک محاذ عیسائیت کی تبلیغ تھا جو سترہویں صدی عیسوی کے شروع میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی ہندوستان آمد کے ساتھ قائم ہوگیا تھا، پھر اٹھارہویں صدی عیسوی کے آغاز میں باقاعدہ مشنری سوسائٹیوں نے آنا شروع کر دیا اور ۱۸۵۷ء کی ناکام جنگِ آزادی کے بعد ان کی سرگرمیوں میں جارحیت پیدا ہوگئی کہ جب پادری صاحبان تبلیغ کے لیے روانہ ہوتے تو بعض علاقوں میں تھانہ کا چپراسی اُن کے ساتھ رہتا، بعض علاقوں میں انگریز آفیسر اُن کا طریقۂ کار یہ تھا کہ وہ اپنی کوٹھی پر پادریوں کے خطاب کراتے اور عوام کو اُن کی باتیں سُننے کا پابند کیا جاتا، پھر اس کے بعد اُن کی ہمتیں اتنی بلند ہوگئیں کہ وہ عُلماء اسلام کو مناظرہ کا چیلنج کرنے لگے۔ برطانوی دارالعلوم کے ایک رکن میگلس نے ۱۸۵۷ء کے آغاز میں ایوان میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

"خدا نے ہمیں یہ دن اس لیے دکھایا ہے کہ عیسٰی مسیح کی فتح کا جھنڈا ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لہرائے، ہر شخص کو اپنی تمام تر قوت ہندوستان کو عیسائی بنانے کے عظیم الشّان کام کی تکمیل میں صرف کرنی چاہیے اور اس سلسلے میں کسی طرح کا تساہل نہ ہونا چاہیے۔"

(پنجاب اینڈ سندھ مشن، ص ۲۹۴)

لارڈ لارنس وائسرائے ہند (۱۸۶۶ - ۱۸۶۹ء) نے ایک موقع پر کہا:

"کوئی چیز بھی سلطنت کے استحکام کا اس سے بڑھ کر سبب نہیں ہو سکتی کہ ہم عیسائیت کو ہندوستان میں پھیلادیں"۔

چنانچہ منصوبہ بند طریقوں پر مشنریوں نے کام کو آگے بڑھانا شروع کیا، ہزاروں پادری ہزاروں مقامات پر تقریر وتحریر کے ذریعہ مصروفِ عمل ہوگئے۔ مفلوک الحال غریبوں کے استحصال میں اُنھیں کامیابی ملنے لگی، اقتدارِ اعلیٰ کی سرپرستی کی وجہ سے انھیں اسلام پر جارحانہ حملوں کی جرأت ہوئی اس کام میں انگریز مشنریوں کے علاوہ اسکاٹ لینڈ، جرمنی، بلجیم، فرانس اور امریکہ کی مشنریاں بھی سرگرم ہوگئیں، وہ جہاں اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے تھے وہیں دوسرے مذاہب پر بے جا اعتراضات کی بارش کرتے تھے۔ ہندوستان میں ان کا سب سے بڑا نشانہ مذہب اسلام تھا، تقریر وتحریر میں وہ جن بنیادی مسائل کو چھیڑتے تھے اور اُن سے متعلق اسلام اور اُس کے عقائد پر اعتراض کرتے تھے وہ پانچ تھے، تحریف، نسخ، تثلیث، قرآن کی حقانیت اور محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نبوّت کی حقانیت، ان موضوعات پر ان لوگوں نے ہزاروں کتابیں اور رسالے لکھے اور اُنھیں کروڑوں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔

داعیانِ اسلام! لیکن قیامت تک کے لیے خداوند تعالیٰ نے قرآنِ کریم کے الفاظ ومعانی کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لیے ہمیشہ ایسے نازک حالات میں اللہ کے برگزیدہ بندوں کی صورت میں، اللہ کی غیبی نصرت کا ظہور ہوتا رہا ہے، چنانچہ ہندوستان کے طول وعرض میں مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر ایسے جانباز علماء اور مجاہدین پیدا ہوئے جنھوں نے عیسائیت کے اس سیلاب پر بند باندھ دیا، اس گروہ میں حضرت شاہ عبدالعزیز، حضرت مولانا آل حسن، حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی، حضرت مولانا قاسم نانوتوی، ڈاکٹر وزیر خاں، مولانا شرف الحق، مولانا ابوالمنصور، مولانا محمد علی مونگیری، مولانا محمد علی تحصیلدار، مولانا سیّد عبدالباری، مولانا چراغ علی، مولانا حکیم محمد حسن وغیرہم کے نام مشہور ہیں جنھوں نے ردِّ عیسائیت کے لیے اپنی زندگی کو وقف کر دیا۔

اکابر دارالعلوم اور اس کے فرزندوں میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، حضرت گنگوہی کے تلمیذ رشید مولانا شرف الحق اور مولانا ابوالمنصور کی خدمات سے تاریخ کے صفحات لبریز ہیں کہ ان حضرات نے پادریوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کو دُور کرنے کے لیے بازاروں اور چوراہوں پر تقریریں کیں، پادریوں کو لاجواب کیا اور دلائل سے اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا، حضرت نانوتوی کے پادری تاراچند بر سرعام لاجواب

کرنے کا واقعہ ان کی سوانح میں مذکور ہے، اسی طرح چاند پور ضلع شاہجہاں پور میں منشی پیاری لال کے زیر اہتمام ایک مذہبی مباحثے کا اہتمام کیا گیا اور اس کا نام میلہ خدا شناسی رکھا گیا، اس میں عیسائی، ہندو اور مُسلمان تینوں مذاہب کے نمائندوں کو دعوت دی گئی، اس مباحثہ میں اسلام کی نمائندگی حضرت نانوتویؒ نے کی تھی اور ان کے تلامذہ میں شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ، مولانا ابو المنصور دہلوی اور مولانا فخر الحسن گنگوہیؒ وغیرہ ان کے ساتھ تھے، حضرت نانوتویؒ کی تقریر کو مولانا فخر الحسن صاحبؒ نے مرتب کر کے شائع کیا تھا۔

اس کے بعد دار العلوم کے فرزند برابر اس میدان میں کام کرتے رہے جن میں حضرت نانوتویؒ کے شاگرد مولانا ابو المنصور، حضرت گنگوہیؒ کے شاگرد مولانا شرف الحق صاحب کا نام بہت مشہور ہے کہ اُنھوں نے دسیوں مقامات پر پادریوں کو مناظرے میں شکست دی اور اس موضوع پر ان حضرات کی متعدد قیمتی تصانیف بھی سامنے آئیں، اس کے بعد کے فرزندوں میں مولانا مفتی محمد کفایت اللہ، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کے نام لیے جاسکتے ہیں۔

فضلاء گرامی مرتبت! اس میدان میں فرزندان دار العلوم کی خدمات بے شمار ہیں۔ تفصیلات آپ حضرات کے علم میں ہیں اس لیے مَیں نے صرف اشارات سے کام لیا ہے اور اس وقت عرض کرنے کا منشا یہ ہے کہ یہ فتنہ اب پھر پہلے سے زیادہ اہمیّت کے ساتھ سامنے آرہا ہے، ایک اہمیّت تو یہ ہے کہ اس وقت صرف ہندوستان نہیں، ساری دُنیا اس کی زد میں ہے، دوسرے یہ کہ ذرائع ابلاغ اس کی پشت پناہی کر رہے ہیں اور تیسری بات یہ کہ ساری دُنیا پر مغربی تہذیب کا غلبہ ہے اور یہ تہذیب اپنے جلو میں عیسائیت کی ترویج و اشاعت کے لیے راہ ہموار کرتی ہے۔

اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنی سرگرمیوں کے لیے ایسے علاقوں کو منتخب کرتے ہیں جہاں کے عوام ناخواندہ اور مفلوک الحال ہوتے ہیں، ہندوستان میں بھی یہ مہم جاری ہے اور بنگلہ دیش اور دوسرے تمام ممالک میں بھی اور لوگ اپنی ناداری، غربت اور جہالت کی بُنیاد پر ان کے دام تزویر کا شکار ہوتے ہیں، نیز یہ کہ اسلامی ممالک اپنے ضعف اور غفلت کی وجہ سے ان کا احتساب نہیں کر رہے ہیں۔

اس صُورتِ حال میں آپ کی اور ہماری ذمّہ داری ہے کہ اللہ کے صحیح دین اور اس کی عطا کردہ آخری نعمت کی حفاظت و اشاعت کے لیے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں، اسی پر غور کرنے اور اس کے لیے مفید تجاویز اور لائحۂ عمل مرتب کرنے کے لیے آپ حضرات کو تکلیف دی گئی ہے، آپ حضرات باہم

تبادلۂ خیال کریں اور دعوت و تبلیغ کے لیے طریقۂ کار، لٹریچر کی تیاری کے لیے رجالِ کار اور اس موضوع پر اکابر کی لکھی ہوئی مفید کتابوں کی از سرِ نو ترتیب و اشاعت جیسے مسائل کو زیرِ بحث لاکر اُمّت کی اس تازہ فتنے سے حفاظت کا سر و سامان کریں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی صحیح رہنمائی کرے اور ہماری مساعی کو دین کی حفاظت کے لیے قبول فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

تحریری خطاب

امیر الہند حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی صدر جمعیۃ علما ہند

بموقع

ردِّ عیسائیت تربیتی کیمپ دار العلوم دیوبند

۱۲/۱۳/ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ۔ اما بعد!

مجھے اس بات کا بڑا قلق ہے کہ عیسائیت کی ارتدادی مہم کی توڑ پر غور و خوض کے لیے قائم ہونے والے تربیتی کیمپ میں اپنی بیماری کی وجہ سے میں خود شرکت سے محروم ہوں، جب تربیتی کیمپ کے انعقاد کا پروگرام بنا تھا، تو میری دلی خواہش تھی کہ اس میں شریک ہوکر اہلِ علم کے خیالات سے استفادہ کروں، لیکن مشیت ایزدی کے سامنے عاجز بندے کیا کر سکتے ہیں، مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ کے سامنے مجبور ہیں میں کیمپ کے تعلق سے کچھ باتوں کی طرف صرف اشارے کروں گا، میری جو فی الحال حالت ہے، اس میں تفصیل پیش کرنا مشکل ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ محرف عیسائیت، اسلام کے خلاف ایک تحریک ہے، صلیبی جنگ کے دوران اور بعد کے دَور میں عیسائیت و یہودیت نے سات سو برس تک اسلام کو مٹانے کے لیے سر دھڑ

کی بازی لگادی، صلیبی جنگوں کے موقعوں پر ہر دو تین سال کے بعد عیسائیوں کے ذمّہ دار افراد کی عالمی میٹنگ ہوتی تھی، جس میں یہ بات زیرِ بحث رہتی کہ آخر ہمیں شکست اور مُسلمانوں کو فتح کیوں ملتی ہے، آخری اجلاس میں اس پر ایک عمر رسیدہ پادری نے بغل سے قرآن مجید نکال کر کہا کہ جب تک یہ کتاب مُسلمانوں میں ہے اُنھیں کوئی شکست نہیں دے سکتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ مُسلمانوں سے قرآن چھین لیا جائے جس دن وہ اس سے تعلّق ترک کرلیں گے اسی دن سے ان کی شکست کا سلسلہ شروع ہو جائے گا، پھر کسی اور جنگ کی ضرورت نہیں ہوگی۔

مشنریوں اور پادریوں نے مختلف سطحوں پر عیسائیت کی تبلیغ شروع کر دی اور اس کے قبول کرانے کے لیے ترغیب و ترہیب کے ساتھ کھُلے عام طاقت کا استعمال کیا گیا، جیسا کہ اندلس کی تاریخ بتاتی ہے، لیکن اللہ کا کرم ہے کہ تمام تر کوششوں کے باوجود عیسائیت، اسلام اور اُمّتِ مُسلمہ کو مجموعی طور پر ہضم کرنے میں اَب تک ناکام رہی، کچھ قدیم عُلمار اور مبلّغین اسلام، پادریوں اور مشنریوں کے مکرو فریب سے اُمّت کو آگاہ کرتے رہے اور ان کے پھیلائے ہُوئے تحریری، زبانی پروپیگنڈوں اور مغالطوں کا مدلّل و مکمّل انداز میں ابطال و ازالہ بھی کرتے رہے۔ میری معلومات کا جہاں تک تعلّق ہے عُلمار اسلام میں عیسائیت پر تفصیلی رد و نقد سب سے پہلے علّامہ ابن حزم نے اپنی کتاب الملل والنحل میں کیا ہے، اسی نام سے ایک کتاب علامہ شہرستانی نے بھی لکھی ہے، اس میں بھی اچھی بحث عیسائیت کے سلسلے میں ملتی ہے، بعد کے دَور میں امام رازی، امام قرطبی نے اپنی اپنی تفسیروں میں تفصیلی بحث و نقد کرکے محرف عیسائیت کی خامیوں کو اُجاگر کرکے قرآنی بیانات کی صداقت کا اثبات و دفاع کیا، ردِّ عیسائیت پر علّامہ ابن تیمیہ کی "الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح" معروف کتاب ہے، اس کتاب میں اپنے دَور تک اُٹھائے گئے تمام اعتراضات و مغالطات کی تردید کی گئی ہے، ان کے شاگرد علّامہ ابن قیم نے ردِّ عیسائیت پر ہدایۃ الحیاریٰ من الیہود والنصاریٰ ایک کامیاب کتاب تصنیف کی ہے، اس کے بعد کے زمانے میں عیسائیت کے نمائندوں نے علمی حیثیت سے عیسائیت کو پیش کرنے کی بہت کم جُرأت کی، تبلیغ عیسائیت کے لیے دیگر مختلف قسم کے حربے ہتھکنڈے اپنائے جاتے رہے، غالباً اسی لیے اس دور میں کسی قابلِ ذکر وقیع تصنیف کا ذکر نہیں ملتا۔

جب انگریزوں کو ہندوستان میں سیاسی غلبہ حاصل ہُوا تو حکومت کی سرپرستی و حمایت میں عیسائی

مشنریاں اور پادری، اسلام، مُسلمانوں اور قرآن کے خلاف تبلیغ عیسائیت کے لیے سرگرم ہوگئے، اسلام کے عقائد اور تعلیمات پر جارحانہ حملے شروع کر دیے گئے اور مُسلمانوں کو اپنے مذہب سے دُور اور عیسائیت میں داخل کرنے کی مہم کا آغاز کیا تو پھر حضرات عُلماء اسلام کے دفاع کے لیے سرگرم ہو گئے، مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے عربی میں "اظہار الحق" فارسی میں "ازالۃ الاوہام" اور اُردو میں "ازالۃ الشکوک، اعجاز عیسوی" وغیرہ وقیع علمی کتابیں لکھیں، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور مولانا سیّد آل حسن، ڈاکٹر وزیر خاں، مولانا عبد الحق حقانی، حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمہم اللہ نے جس بصارت و جرأت اور بصیرت کے ساتھ اسلام کا دفاع اور عیسائیت کا رد کیا ہے وہ ناقابلِ فراموش کارنامہ ہے بعد کے دَور میں شیخ محمد عبدہٗ کی "الاسلام و النصرانیہ" اور شیخ ابوزہرہ مرحوم کی "محاضرات فی النصرانیہ" قابل ذکر کتابیں ہیں۔

آپ حضرات کے علم میں یہ بات یقیناً ہو گی کہ انگریزوں نے اپنے دَورِ اقتدار میں یہ کوشش کی کہ روپیہ پیسہ، ملازمتوں، تعلیم اور لڑکیوں کا لالچ دے کر اسی طرح ہسپتال، کالج کا جال پھیلا کر، ہندوستانیوں خصوصاً مُسلمانوں کو عیسائی بنایا جائے، اس کے لیے انگلینڈ اور دوسرے یورپی ممالک سے پادری بلائے گئے۔ اُنھیں تربیت دی گئی کہ اسلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ناروا حملے کریں، اعتراضات کریں، دوسری طرف مُسلمان عُلماء اعتراضات کا جواب دینے کے لیے سامنے آتے تو اُن کی پکڑ دھکڑ شروع ہو جاتی، اُنھیں جیل میں ڈال دیا جاتا، تکلیفیں دی جاتیں اور قتل کر دیا جاتا، عیسائیت میں داخل کرنے کے لیے ترغیب و ترہیب کے دونوں راستے اپنائے گئے لیکن اس اُمّت پر اللہ رب العزت کا بڑا کرم رہا ہے کہ اس نے انگریزوں کے دورِ استبداد میں بھی عیسائیت کے مقابلے کے لیے عُلماء حق کو تیار کر دیا، اس سلسلے میں مولانا رحمت اللہ کیرانوی کا نام بہت نمایاں ہے۔ جب آگرہ میں پادری فنڈر نے اسلام کے خلاف دل آزار جگہ جگہ تقریریں کیں، میزان الحق کتاب لکھ کر مُسلمانوں میں شکوک و شبہات پیدا کیے اور مُسلمانوں کو اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لیے چیلنج کیا تو، مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے فنڈر کا چیلنج قبول کیا، آگرہ (جو اس وقت مغربی یوپی کا دار السلطنت تھا) میں پادری فنڈر سے اپریل ۱۸۵۴ء میں مولانا کیرانوی کا تین دن تک مناظرہ ہوا، اس مناظرے میں فنڈر کو شکست فاش ہوئی، دو دن آمنے سامنے مناظرہ ہوا، تیسرے دن فنڈر مناظرے کے لیے نہیں آیا، پھر تحریری مناظرہ خط و کتابت کی شکل میں کچھ دنوں تک سلسلہ چلتا رہا اس میں بھی فنڈر کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا، اسے پھر کبھی سامنے آنے کی

جرأت نہیں ہوئی البتہ اس نے یہ ضرور کیا کہ گورنر سے جاکر کہا کہ جب تک مولوی رحمت اللہ کیرانوی کو گولی نہیں ماردی جاتی، تب تک عیسائیت کے فروغ کے لیے کام کرنا مشکل ہے، گورنر نے فنڈر کے دباؤ میں مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے لیے پھانسی کا آرڈر جاری کر دیا، گورنر کا اسٹینو مسلمان تھا، اس نے کہا کہ اب شام ہوگئی ہے، کل آرڈر کی تعمیل ہو، اس کے بعد آگرہ کے مسلمانوں سے کہا کہ کوئی مولانا رحمت اللہ کیرانوی ہیں، ان کے لیے پھانسی کا آرڈر ہوگیا ہے، اس کی اطلاع مولانا کیرانوی کو ملی تو وہ آگرہ سے نکل آئے۔ ۱۸۵۷ء کے جہادِ آزادی کے شرکار کی حیثیت سے جب مولانا کیرانوی کا نام آیا اور ان کے لیے گرفتاری کا وارنٹ جاری ہوا تو وہ ہجرت کرکے مکّہ مکرّمہ چلے گئے۔ جہاں اُنھوں نے مدرسہ صولتیہ کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا، جو بحمداللہ آج بھی قائم و باقی ہے، ۱۸۵۷ء کے بعد پادری فنڈر ہندوستان سے باہر جرمن، انگلینڈ وغیرہ میں رہا، بعد میں لندن کی چرچ مشنری سوسائٹی نے اسے استنبول اس مقصد سے بھیجا کہ عیسائیت کے فروغ کے لیے کام کرے، اس وقت ترکی کے سلطان عبدالعزیز تھے، فنڈر نے ان سے بیان کے ساتھ اپنی عام تقریروں میں کہنا شروع کیا کہ ہندوستان میں ایک مُسلمان سے میرا مناظرہ ہوا تھا، جس میں اسلام کو شکست اور عیسائیت کو فتح ہوئی تھی، سلطان عبدالعزیز کو اس سلسلے میں تحقیق حال کی ضرورت محسوس ہوئی تو اُنھوں نے عبداللہ پاشا کے نام فرمان جاری کیا کہ ہندوستان سے حج کے لیے آنے والے باخبر حضرات سے پادری فنڈر سے ہونے والے مناظرے کی کیفیت سے مطلع کیا جائے۔ عبداللہ پاشا کو کچھ معتبر حضرات کے ذریعے آگرہ مناظرے کی کیفیت پہلے ہی معلوم ہوچکی تھی، اُنھوں نے فوراً مناظرے کی تفصیلات کے ساتھ سلطان کو اطلاع دی کہ فنڈر کا جس مُسلمان عالم سے مناظرہ ہوا تھا وہ مکہ مکرمہ میں موجود ہے، سلطان کو جب یہ معلوم ہوا تو اُنھوں نے فوراً پیغام دیا کہ مولانا رحمت اللہ کیرانوی کو فوراً استنبول بھیج دیا جائے، مولانا کیرانویؒ ۱۸۶۴ء میں شاہی مہمان کی حیثیت سے استنبول پہنچ گئے، جب فنڈر کو مولانا کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ راتوں رات استنبول چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا، سلطان عبدالعزیز خاں نے جب دیکھا کہ فنڈر بھاگ چکا ہے اور مناظرے کی اب کوئی صورت نہیں ہے تو اُنھوں نے ایک مجلس عُلماء منعقد کی، جس میں اہلِ علم حضرات کے علاوہ وزرائے سلطنت بھی مدعو تھے، اس میں سلطان نے مولانا کیرانوی سے ہندوستان میں عیسائیت کی شکست اور آگرہ کے مناظرے کے حالات سُنے اور سلطان اور صدرِ اعظم خیرالدین پاشا نے مولانا کیرانوی سے

اس خواہش کا اظہار کیا کہ ایک ایسی کتاب عربی میں لکھ دیں، جس میں ان پانچوں مسائل پر محققانہ بحث ہو، جو آگرہ کے مناظرے میں موضوع بحث تھے۔ وہ پانچ مسائل یہ ہیں (۱) تحریف بائبل (۲) اس میں وقوع نسخ (۳) مسئلہ تثلیث (۴) رسالت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم (۵) اور حقانیت قرآن مجید۔ مولانا کیرانوی نے سلطان اور صدر اعظم کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے چھ مہینے میں اظہار الحق تصنیف کر کے سلطان کی خدمت میں پیش کر دیا۔ یہ اظہار الحق الصریح ردِ عیسائیت پر ایک لاجواب کتاب ہے، یہ دُنیا کی مختلف زبانوں میں شائع ہو چکی ہے، یہ خوشی کی بات ہے کہ دار العلوم دیو بند نے اس کے مختلف موضوع سے متعلق مضامین کو الگ الگ پمفلٹ شائع کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے، عُلماء اور مدارس دینیہ کے ذمے داروں کو چاہیے کہ عیسائیت کے سلسلے میں علمی تیاری پر توجہ دیں اور اپنے فارغ ہونے والے طلبہ کو علمی حیثیّت سے اس موضوع پر بھی تیّار کریں۔

ہم یہ آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ موجودہ دَور میں عیسائی مشنریاں، انگلش میڈیم اسکول، کالج، ہسپتال، عورتوں کی سماجی تنظیمیں بنا کر، نیز غلّہ پیسہ دے کر اور چھوٹی صنعتیں قائم کر کے عیسائیت کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہیں، تعلیم کے نام پر غریب اور معاشی طور پر کمزور، دین سے دُور مُسلمانوں سے بچے مانگ کر اپنے قائم کردہ تعلیمی اداروں میں داخل کر لیتے ہیں اور مختلف طریقوں سے اُنھیں عیسائیت کے رنگ میں رنگ دیتے ہیں۔ عام طور پر ظاہر یہ کیا جاتا ہے کہ عیسائی مشنریاں، انگلش میڈیم اسکول قائم کر کے ناخواندگی کو دُور کرنے میں بڑی مددگار ثابت ہو رہی ہیں، لیکن یہ حقیقت نہیں ہے تعلیم کا فروغ قطعاً مقصد نہیں ہے بلکہ تعلیمی اداروں کے قیام کے ذریعے عیسائیت کی تبلیغ اور لوگوں کو عیسائی بنانا ہوتا ہے، اگر تعلیم مقصد ہے تو مُسلمانوں کی طرف سے مسلم انگلش میڈیم اسکولوں کی مخالفت، عیسائی مشنریاں کیوں کرتی ہیں۔

آپ حضرات کے علم میں شاید یہ بات ہو کہ جب مشرقی پاکستان بنا تو کل عیسائی آبادی چھ ہزار تھی، لیکن پاکستان سے الگ بنگلہ دیش وجود میں آیا تو عیسائیوں کی تعداد پچاس لاکھ ہو گئی۔ اس وقت بنگلہ دیش میں ایک کروڑ سے زائد عیسائی ہیں، مدر ٹریسا نے مرنے سے کہا تھا کہ بنگلہ دیش پچاس برس میں کرسچین کنٹری بن جائیگا، اس وقت بنگلہ دیش میں بڑی تعداد میں عیسائی ادارے، تنظیمیں بن چکی ہیں، سب سے بڑی عیسائی تنظیم این، جی، او، ہے، اس کے ۲۱ ہزار اسکول چل رہے ہیں، ۹۰ ہزار با تنخواہ لڑکیاں گاؤں گاؤں ہر جگہ جا کر

اسلام کے خلاف کام کر رہی ہیں، ہنگامہ مچاتے ہُوئے ہیں، شہر ڈھاکہ میں ایک بہت بڑی جگہ پر اپنا کالج قائم کیا ہے، اکثر اضلاع میں اس قسم کے ادارے قائم کیے گئے ہیں، اَن پڑھ غریب، بیوہ خواتین کو دو چار ہزار روپے دے کر ان سے بچے حاصل کیے جاتے ہیں اور ان سے کہہ دیا جاتا ہے، کہ تمہارے بچّوں کو ہم تعلیم دیں گے لیکن اُنھیں عیسائی مشنری اسکولوں میں عیسائیت کی تعلیم دے کر عیسائی بنا لیا جاتا ہے، یا بڑی چالاکی سے اسلام کے خلاف عیسائیت کی باتیں سادہ ذہن کے بچّوں کے دل و دماغ میں بھر دی جاتی ہیں؛ ایک واقعہ ہے کہ بنگلہ دیش کے ایک بڑے افسر نے اپنے لڑکے عیسائی مشنری اسکول میں داخل کرا دیا، جب لڑکا چھٹی میں اسکول سے گھر آیا تو باپ نے کسی سلسلہ میں کہا ہے کہ سب کچھ ایک اللہ ہی کرتا ہے تو لڑکا سُن کر کہتا ہے ناٹ ڈے ڈی گاڈ از تھری۔

بنگلہ دیش کا معاشی طور سے پریشان حال ایک مُسلمان عیسائیوں کی ہاں میں ہاں ملا کر اُن سے مالی تعاون حاصل کرتا تھا، لیکن جب اپنے گاؤں آتا تو روتا پیٹتا توبہ استغفار کرتا تھا، جب عیسائیوں کو یہ معلوم ہُوا تو اسے غیر وفادار سمجھ کر امداد بند کر دی، بچارہ روتا پیٹتا مشنریوں کے پاس آیا اور کہا کہ جو چاہو کرا لو میں کرنے کے لیے تیار ہُوں، وہ عیسائی مبلّغین نے اس سے کہا کہ قرآن پر کھڑے ہو کر کہو کہ قرآن جھوٹا اور بائبل سچّی ہے۔ عیسائی مشنریاں خود کو بہت آزاد خیال، رحم دل باور کرانے کی کوشش کرتی ہیں، لیکن حقیقت میں وہ سنگ دلی اور ظالمانہ انداز میں عیسائیت ترک کرنے والوں کے ساتھ پیش آتی ہیں، بڑی بھیانک اذیتیں دی جاتی ہیں، قتل تک کر دیا جاتا ہے۔ ایک عیسائی انجنیئر مولانا ابوالحسن جسری کے ہاتھ پر ایمان لے آیا تھا، جب وہ مُسلمان ہونے کے بعد چرچ اپنی بیوی کو لینے گیا تو اُنھیں حملہ کر کے لہولہان کر دیا گیا، پھر اسے بارڈر پار کر دیا گیا، پھر پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں ہے، اگر اَب بھی کوئی شخص مُسلمان ہو جاتا ہے تو اُسے زندہ نہیں چھوڑا جاتا ہے، انگلینڈ میں ایک پادری مُسلمان ہُوا تو اُسے قتل کر دیا گیا، مغربی یورپی اور افریقی ممالک میں ایسے بہت سے واقعات ہُوئے ہیں اور ہوتے رہتے ہیں، رابطہ عالم اسلامی کے ترجمان اخبار العالم الاسلامی نے اس سلسلہ کے مختلف ملکوں کے بہت سے واقعات شائع کیے ہیں اور برابر ایک خصوصی صفحہ میں شائع کرتا رہتا ہے۔ اس میں سے کچھ مواد اُردو میں بھی دستیاب ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح مُسلمان ہونے والے مرد عورتوں کو اذیتیں دے کر قتل کیا گیا۔

ہندوستان کے مختلف حصّوں میں الگ الگ طریقے سے عیسائیت کو پھیلانے کی کوشش کی جا رہی

ہے، دہلی کی مختلف کالونیوں میں عیسائیوں کی طرف سے آدھا کلو دُودھ فی خاندان مفت تقسیم کیا جاتا ہے تقسیم کا کام عموماً قادیانی کرتے ہیں، تعاون اور تعلیم کے نام پر غریب بے سہارا افراد سے ان کے بچے لے کر اپنے اسکولوں میں پڑھاتے ہیں اور مختلف ترکیبوں سے عیسائی بنا لیتے ہیں پھر ان لڑکوں کو مختلف پروگراموں میں پیش کرتے ہیں اور اُن سے اپنی آپ بیتی سُنانے کے لیے کہا جاتا ہے، اُن میں سے ایک لڑکا سب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ میں پریشان تھا، کوئی سہارا نہیں تھا، میں نے بڑی کوشش کی کہ میری تعلیم کا کچھ انتظام ہوجائے، جہاں جہاں اُمّید تھی گیا، لیکن کسی نے مدد نہیں کی اس کے بعد پروگرام میں موجود عیسائی پادری کی طرف اشارہ کرتے ہُوئے کہتا ہے کہ ان مسیحا نے ہمیں سہارا دیا، میری تعلیم میں مدد کی اور میں آج جو کچھ ہوں، ان کی وجہ سے ہوں، یہ میرے لیے اندھیرے میں روشنی کا مینار ہیں وغیرہ۔

جنوبی ہند میں مشنری عورتوں کے ذریعہ مُسلمان عورتوں کو مالی مدد دے کر معاشی ترقی میں تعاون کے نام پر سود پر قرض دیا جاتا ہے اور پچاس روپے ہفتہ سود ادا کرنے کے لیے اتوار کو مُسلم خواتین جب چرچ میں حاضر ہوتی ہیں تو وہاں اُنھیں عیسائیت کی تعلیم دے کر اپنے دین سے دُور کرنے پر آمادہ کیا جاتا ہے۔

بنگلور وغیرہ میں غریب مُسلمان، عورتوں کو بریانی کی دعوت دی جاتی ہے اور حاضر خواتین سے تعلیم دینے کے نام پر بچّے مانگے جاتے ہیں، بچّوں کو لے کر اپنے طور پر تعلیم دے کر اُنھیں عیسائیت کی راہ پر ڈال دیا جاتا ہے، اسلام سے دُور اور عیسائیت سے قریب کرنے کے لیے ہسپتالوں کا بھی استعمال کیا جاتا ہے جو مُسلمان مرد، عورتیں علاج کے لیے وہاں آتے ہیں، تو اُنھیں غلط دوا دے کر کہا جاتا ہے کہ تین بار بسم اللہ، اعوذ باللہ اور اللہ سے دُعا کر کے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر دوا استعمال کرو، چند دنوں کے بعد پُوچھا جاتا ہے کہ فائدہ ہُوا کہ نہیں، جب کہا جاتا ہے کوئی فائدہ نہیں ہُوا تو بتایا جاتا ہے کہ اب دوسری ترکیب استعمال کر کے دیکھو، اچھی اور صحیح دوا دے کر کہا جاتا ہے یسوع مسیح سے دُعا کر کے اس کا استعمال کرو، فائدے ہونے پر عیسائیت کی خُوبی کی تشہیر کی جاتی ہے، اس طرح کے اور بھی بہت سے طریقے عیسائیت کی تبلیغ کے لیے اپنائے جاتے ہیں۔

اس کے پیشِ نظر میں کہتا ہوں کہ یہ نظریہ بالکل جھوٹا ہے کہ مشنریاں تعلیم اور علاج کے لیے کام کرتی ہیں، کالج، ہسپتال اور دوسرے اداروں، تنظیموں کا قیام، درحقیقت عیسائی بنانے کی تحریک کا حصّہ ہے، عیسائی بنانے کے لیے پُورے ملک میں کروڑوں اربوں ڈالر خرچ کیے جارہے ہیں، اگر کہیں چالیس، پچاس فی صد

عیسائی ہو جائے تو مسلمانوں کو بوسنیا، کوسوو اور انڈونیشیا کو نہیں بھولنا چاہیے، حالات کا تقاضا ہے کہ عیسائی فتنے سے صرف نظر نہیں کرنی چاہیے، ہمارے دینی اداروں میں عیسائیت کے موضوع پر تیاری کی فکر نہیں پائی جاتی ہے، موجودہ عُلما غفلت کا شکار ہیں، ان کی اس سلسلہ میں کوئی قابلِ ذکر تیاریاں نہیں ہیں، ان کمیوں کے دُور کرنے پر خصوصی توجہ ہونی چاہیے، ایک یہ بھی وقت کی اہم ضرورت ہے کہ عیسائی انگلش میڈیم اسکولوں کے مقابلے میں مسلم انگلش میڈیم اسکول قائم کر کے ان میں انگلش تعلیم کے ساتھ مکمل اسلامی تربیت کا انتظام کرنا چاہیے تاکہ جو مُسلمان بہر حال انگلش پڑھانا چاہتے ہیں، اُن کے بچّوں کا ایمان بچایا جا سکے۔ ان تمام اُمور پر نظر رکھتے ہُوئے عُلماء، اور مُسلمان اہلِ علم کو کام کرنا چاہیے، ہماری غفلت اور عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں سے صرف نظر سے دینی و ملّی وجود کے لیے سنگین نتائج برآمد ہو سکتے ہیں ہمیں کسی ایک موضوع پر قناعت کر کے بیٹھ نہیں رہنا چاہیے، دینی مدارس کے ذمے داروں کو اپنے یہاں علمی تیاریوں کے ساتھ، حسب استطاعت ایسے مبلّغین کا انتظام کرنا چاہیے جو عیسائیت و قادیانیت سے متاثرہ مقامات میں جا کر لوگوں کو اسلام کی اہمیت بتائیں اور دوسرے باطل نظریات کے مضرات سے آگاہ کر سکیں۔

تجویز تربیتی کیمپ برائے رد عیسائیت

۱۲-۱۳ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ، بمقام دارالعلوم دیوبند

فتنۂ عیسائیت ماضی کی طرح آج بھی اسلام کی بیخ کنی اور مُسلمانوں کی اسلامی تعلیمات سے منحرف و برگشتہ کرنے میں پُوری طاقت کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔ عیسائی مشنریاں تعلیمی بیداری اور انسانی ہمدردی کے پردہ میں عیسائیت کی ترویج و اشاعت اور فروغ دینے میں دُنیا کے چپّہ چپّہ میں مصروفِ عمل ہیں یہ مشنریاں اپنی سرگرمیوں کے لیے خاص طور پر ان علاقوں کا انتخاب کرتی ہیں، جہاں کے لوگ ناخواندہ پسماندہ اور مفلوک الحال ہوتے ہیں جن کی پسماندگی اور ناخواندگی سے فائدہ اُٹھا کر ان کو تعلیم، علاج وغیرہ کا لالچ دے کر اپنے دام تزویر کا شکار کرتی ہیں، بنگلہ دیش اور ہندوستان کے ساحلی علاقے اور پسماندہ خطے اُن کی ارتدادی سرگرمیوں کے خاص علاقے ہیں، متعدّد صُوبوں اور اضلاع کی رپورٹوں اور اطّلاعات سے معلوم ہوا کہ

متعدّد مسلم خانوادے عیسائیت کے دام میں پھنس چکے ہیں اور برابر اُن کے دام تزویر کا شکار ہو رہے ہیں جو انتہائی تشویش کی بات ہے۔

اس صُورتِ حال میں اس بین الاقوامی فتنہ کا سدِّ باب اور اسلام کے خلاف خطرناک محاذ کا دفاع ہماری اہم ذمّہ داری ہے جس سے صرفِ نظر اور غفلت پُوری ملّت اسلامیہ کے لیے انتہائی نقصان دہ ہوگا اس عظیم ذمّہ داری کا احساس کر کے اربابِ دار العلوم دیوبند نے اس تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا جبکہ اس فتنہ کے تعاقب اور رجال کار کی تیّاری کے لیے محاضرات کا سلسلہ کئی سال سے جاری کر رکھا ہے اسی طرح اس موضوع پر لٹریچر کی اشاعت کا بھی۔

ردِّ عیسائیت تربیتی کیمپ کا یہ اجتماع دار العلوم دیوبند کی ان مساعی اور خدمات کو بنظرِ استحسان دیکھتا ہے اور ملک و بیرون ملک میں پھیلے ہُوئے تمام عُلماء فضلاء، ذمّہ دارانِ مدارس اور زعماء ملّت سے اپیل کرتا ہے۔

۱۔ اپنے اپنے علاقوں میں اسلام دُشمن تمام سرگرمیوں کا جائزہ لے کر اُن کے تدارک اور سدّباب کی ہر ممکن کوشش کریں۔

۲۔ متاثرہ علاقوں میں دینی مکاتب و مدارس قائم کیے جائیں اس جانب مدارس کے ذمّہ داران خاص طور پر توجّہ دیں اور ایسے علاقوں میں اپنے ماتحت بقدر استطاعت مکاتب قائم کریں۔

۳۔ مُسلم انگلش میڈیم اسکول قائم کیے جائیں جن میں بچّوں کی اسلامی تربیت کا نظم ہو تاکہ عیسائی انگلش اسکولوں سے مُسلم نونہالوں کو بچایا جا سکے، نیز مُسلم شفاخانوں کے قیام کی بھی کوشش کی جائے۔

۴۔ عیسائیت سے متاثرہ علاقوں میں حضرات عُلماء و خطباء کے دَورے کرا کے سادہ لوح مُسلمانوں کو عیسائیت کی خطرناکی سے آگاہ کرنے کی مہم چلائی جائے۔

۵۔ رجال کار کی تیّاری اور فتنہ کے علمی تعاقب کے لیے اربابِ مدارس اپنے مدرسوں میں ردِّ عیسائیت پر محاضرات کا سلسلہ جاری کرنے کی کوشش کریں۔

۶۔ عیسائیت کے تار پود کو بکھیرنے اور ان کے باطل نظریات و عقائد کو طشت از بام کرنے کے لیے اُردو، ہندی اور علاقائی زبانوں میں پمفلٹ اور لٹریچر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے، نیز حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے متعلّق اسلامی عقائد بصورت پمفلٹ شائع کیے جائیں۔

(قسط:۷)

فہمِ حدیث

ایمان، اسلام اور احسان

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الواحد صاحب

۲۱- عَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَہٗ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ ظَالِمٌ فقد خرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ (بیہقی)

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد کرنے اور اس کو تقویت پہنچانے کے لیے چلا حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ متعلقہ مسئلہ میں یہ ظلم کر رہا ہے تو یہ شخص اسلام (کا جو رنگ ہے اور روح ہے اس) سے نکل گیا۔

۲۲- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حقیقی) مومن (کی شان تو یہ ہوتی ہے کہ وہ) نہ تو کسی پہ طعنہ زنی کرنے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا ہوتا ہے اور نہ فحش گو ہوتا ہے اور نہ بدکلام ہوتا ہے۔

۲۳- عَنْ صفوانَ بْنِ سُلَیْمٍ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ

علیہ وسلّم اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا قَالَ لَا (مالک)

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا گیا کہ کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں (مسلمان میں یہ کمزوری ہوسکتی ہے) پھر عرض کیا گیا کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں (مسلمان میں یہ کمزوری بھی ہوسکتی ہے۔ یعنی یہ کچھ ایسی فطری کمزوریاں نہیں کہ ایمان کے ہوتے ہوئے ان کا ہونا مسلمان کی شان سے زیادہ بعید نہیں) پھر عرض کیا گیا کہ کیا مسلمان کذاب (یعنی بہت جھوٹا) ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں (یعنی رُوحِ ایمان کے ساتھ ہے بیباکانہ جھوٹ کی ناپاک عادت جمع نہیں ہوسکتی اور رُوحِ ایمان جھوٹ کو برداشت نہیں کرتی)۔

اسلام و ایمان کے اثرات

۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَیْنِ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مومن (اپنی احتیاط اور ہوشیاری کی وجہ سے) ایک سوراخ سے دو بار ڈسا نہیں جاتا۔

فائدہ : ابوعزہ جمحی شاعر جب جنگ بدر میں قید ہوکر آیا تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے اپنی تنگ دستی اور اپنے بچّوں کا رونا رونے لگا۔ آپ نے ترس کھا کر فدیہ لیے بغیر اس کو رہا کر دیا، لیکن جب یہ کم ظرف واپس اپنے علاقہ میں چلا گیا تو پھر آپ کی ہجو کرنے لگا۔ جنگِ احد میں پھر یہ دوبارہ قید ہوکر آیا اور آپ کے سامنے پھر رحم کی درخواست پیش کرنے لگا۔ اس مرتبہ آپ نے اس کی کوئی پروا نہ کی اور فرمایا تو واپس جاکر یہ کہے گا کہ مَیں نے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مذاق بنا رکھا ہے۔ مومن کی شان

سے یہ بعید ہے کہ جب وہ ایک بار کسی سوراخ سے ڈس لیا جائے تو تجربہ کے لیے اس میں دوبارہ اُنگلی ڈالے اور پھر دھوکا کھائے اور اس کے قتل کا حکم دے دیا۔

۲- عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رسول اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ والْمُنَافِقُ خِبٌّ لَئِیْمٌ (ترمذی و ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مومن بھولا سیدھا اور شریف الطبع ہوتا ہے (یعنی دل کا صاف ہوتا ہے اور لوگوں کے بارے میں نیک گمان رکھتا ہے الا یہ کہ کسی کا تجربہ ہو جائے۔ لوگوں کے فریب اور چکر بازیوں سے اجتناب کرتا ہے بلکہ کسی حد تک ان سے ناواقف بھی ہوتا ہے) اور منافق دھوکے باز اور کمینہ طبع ہوتا ہے۔

۳- عَنْ اَبِی سَعِیْدِ اِلخدرِی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وَسلّم اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِلْمُتَوَسِّمِیْنَ (ترمذی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مومن کی فراست (اور مردم شناسی) سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ اللہ کے نُور سے دیکھتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِلْمُتَوَسِّمِیْنَ (یعنی اس میں بہت بڑی نشانی ہے شناخت والوں کے لیے)

فائدہ: فراست ایسی مردم شناسی کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے آدمی قرائن حالیہ اور قرائن قولیہ کی مدد سے سچے منافق سے، بدخواہ و لالچی کو مخلص سے، خائن کو امانتدار سے اور پست ہمّت و کم حوصلہ کو بلند ہمّت و عالی حوصلہ سے امتیاز کر لیتا ہے اور اسی کی وجہ سے ہر شخص کی عقل و فہم کا اندازہ بھی لگا لیتا ہے کہ کون شخص کس خدمت اور کس منصب کے لائق ہے۔

۴- عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ مَاْلَفٌ وَلَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَا یَاْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ (احمد و حاکم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مومن تو مجسم پیکر محبّت ہوتا ہے۔ جو شخص کسی سے الفت نہ رکھے اور نہ اس سے کوئی اُلفت رکھے اس میں کچھ بھلائی نہیں۔

۵- عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم قَالَ لَا تَقُوْلُوْا کَرْمٌ فَاِنَّ الْکَرَمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا انگور کو کرم مت کہا کرو کیونکہ کرم تو مومن کا قلب ہے۔

فائدہ: چونکہ انگور سے شراب بنائی جاتی ہے اور عرب کے مذاق کے مطابق شراب سخاوت و کرم کا محرک ہوتی تھی اس لیے وہ انگور کو کرم کہہ دیتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس اشتقاق کو ناپسند کیا اور فرمایا اس خُوب صُورت نام کا زیادہ مستحق مومن کا قلب ہے کیونکہ اصل سخاوت اور کرم کا منبع تو وہی ہے۔ انگور میں کرم کہاں اس سے تو شراب بنتی ہے جو بے حیائیوں کا سرچشمہ ہے۔

۶- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِی تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی (بخاری و مسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ایمان والوں کو باہمی رحمدلی، باہمی محبّت اور ایک دوسرے کی تکلیف کے احساس کے بارے میں تم ایسا دیکھو گے جیسے ایک جسم۔ جب (اس کا) ایک عضو بیمار پڑ جائے تو اس کی خاطر باقی جسم بھی بخار اور شب بیداری میں شریک ہو جاتا ہے (ایسے ہی جب ایک مُسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی تو اس کی وجہ سے باقی تمام ایمان والے بے چین ہو جاتے ہیں اور اس کی تکلیف دُور کرنے کے لیے بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

۷۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَرٰی ذُنُوْبَہٗ کَاَنَّہٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ یَخَافُ اَنْ یَّقَعَ عَلَیْہِ وَ اِنَّ الْفَاجِرَ یَرٰی ذُنُوْبَہٗ کَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰی اَنْفِہٖ فَقَالَ بِہٖ ھٰکَذَا اَیْ بِیَدِہٖ فَذَبَّہٗ عَنْہُ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں مومن اپنے گناہوں سے اس طرح ڈرتا ہے گویا وہ (گناہ) پہاڑ (کی صورت میں ہیں جن) کے نیچے (وہ) بیٹھا ہے ڈرتا ہے کہ وہ پہاڑ وبال کی صورت میں) اَب اس پر آگرا اور فاجر آدمی (جو گناہوں کو کرنے کا عادی بن گیا ہو) ان کو اس طرح حقیر سمجھتا ہے جیسے مکھی اس کی ناک کے پاس سے گزری اور اس نے اپنے ہاتھ کی حرکت سے اس طرح اُڑا دی۔

۸۔ عن صُھَیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اَنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیْرٌ وَلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّاءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَ اِنْ اَصَابَتْہُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ (مسلم)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا معاملہ تعجّب خیز ہے کہ اس کا ہر معاملہ اس کے لیے خیر اور بہتر ہے اور یہ مومن کے سوا کسی اور کو نصیب نہیں۔ اگر اس کو کوئی خوشی کی بات پیش آجائے تو وہ شکر کرتا ہے یہ بھی اس کے لیے بہتر ہوتی ہے (کیونکہ شکر پر اجر ملتا ہے) اور اگر کوئی تکلیف پیش آجائے تو صبر کرلیتا ہے (اور چونکہ صبر کرنے پر بھی اجر ملتا ہے اس لیے) یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔

(جاری ہے)

اسلام زندہ باد — ختمِ نبوۃ زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی
لانبی بعدی

بمقام
مسلم کالونی چناب نگر

11 12 اکتوبر سنہ 2001ء
۲۳ ۲۴ رجب ۱۴۲۲ھ
بروز جمعرات جمعۃ المبارک

۲۰ ویں سالانہ دو روزہ عظیم الشان
ختم نبوۃ کانفرنس

زیر صدارت
مخدوم المشائخ
حضرت مولانا
خواجہ **خان محمد** صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات
توحید باری تعالیٰ — سیرت خاتم الانبیاء — مسئلہ ختم نبوۃ
حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام — عظمتِ صحابہ و اہل بیت — اتحادِ امت

ردِ قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر
علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب
فرمائیں گے اہلِ اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

نوٹ: سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت
مسلم کالونی چناب نگر میں ۵ شعبان تا ۲۸ شعبان منعقد ہوگا۔ ان شاء اللہ

دفتر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان
فون نمبرز: ملتان 061/514122 — چناب نگر 04524/212611

محرومی و ناانصافی

اصل مجرم کون!

●

لندن (ریڈیو رپورٹ) چلیں یقین کر لیتے ہیں کہ اسامہ افغانستان چھوڑنے والے ہیں یا چھوڑ چکے ہیں ہوسکتا ہے کہ امریکہ اس وقت افغانستان پر بھر پُور حملہ کرے یا اسامہ بن لادن کا نیا ٹھکانہ تلاش کرنے کی کوشش کرے اور اسامہ کو پکڑ کر مقدمہ چلا کر اُسے سزا دے اور اس کے بعد ان ممالک سے اچھی طرح نمٹ لے جو اس کے خلاف دہشت گردی کی پرورش کرتے ہیں یا دہشت گردی کا سرچشمہ ہیں تو کیا یہ سب کرنے کے بعد مسئلہ حل ہو جائے گا؟ بی بی سی کے مکتوب پاکستان میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۹۰ء تک پُورے ۴۵ سال کھربوں ڈالر اس نظریے کی سچائی ثابت کرنے پر صرف ہو گئے کہ اَب دُنیا سے جرمن نازیوں اور جاپانی فاشزم کے خلاف مغرب کا ساتھ دینے والے کمیونزم کو نکال دیا جائے تو پھر نہ اسلحہ کی دوڑ ہو گی نہ آزاد دُنیا کو کوئی خطرہ اور نہ ہی پہلی اور تیسری دُنیا میں دہشت گرد تنظیموں کی پشت پناہی ہو گی۔ ۱۹۹۰ء میں سویت یونین اور مشرقی یورپ دُنیا کے نظریاتی نقشے سے غائب ہو گئے لیکن نہ تو دُنیا کو اسلحے کی دوڑ سے نجات ملی نہ آزاد دُنیا کی آزادی کو لاحق خطرات ٹلے اور نہ ہی دہشت گرد تنظیموں اور افراد کی بیخ کنی ہُوئی لیکن مغرب خاص طور پر امریکہ یہ تسلیم نہیں کرتا کہ سویت یونین اور مشرقی یورپ تو بلاشُبہ نظریاتی طور پر تحلیل ہو گئے مگر یہ نظریہ ناکام ہو گیا کہ اس کے بعد دُنیا میں امن اور چین کی بانسری بجنے لگے گی بلکہ اس نظریئے کو ایک بار پھر کمیونزم کے خلاف مغرب کا ہراول دستہ بننے والے مُسلمان ممالک انتہا پسند مذہبی تنظیموں اور شخصیات کے خلاف لاگو کر کے یہ ثابت کرنے کا آغاز ہو گیا کہ اگر ۸ ۱۰ انتہا پسند ممالک کی طبیعت صاف کر دی جائے تو دُنیا خاص طور پر آزاد دُنیا دہشت گردی کے ریچھ سے نجات پا جائے گی۔ دُنیا اور دُنیا کی واحد سپر پاور امریکہ اسامہ بن لادن نامی ایک آدمی کو پکڑنے کے لیے اور اس کے میزبان مُلک افغانستان کو سزا دینے کے لیے ۴۰ ارب ڈالر مختص کرنے پر تو آمادہ ہے مگر احساس محرومی کو کم کرنے

کے لیے اس سے نصف رقم ان ممالک کے لوگوں پر خرچ کرنے کے لیے تیار نہیں جو بقول آزاد دُنیا دہشت گردی کے جراثیم کو پرورش کرنے والی جھیلوں کی مانند ہیں۔ آزاد ممالک خاص طور پر امریکہ اسرائیل کو سالانہ ۳ ارب ڈالر سے زائد امداد دینے پر آمادہ ہے مگر اس فلسطینی اتھارٹی کو ۵۰ کروڑ ڈالر دینے پر بھی تیار نہیں جسے دہشت گردوں کے تعاقب کے کام پر لگا دیا گیا۔ اگر افغانستان اسامہ بن لادن کو سلامتی کونسل کی قرارداد کے مطابق امریکہ کے حوالے نہیں کرتا تو اس پر کم از کم ۵ ارب ڈالر کا اسلحہ برسنے کے لیے تیار ہے۔ لیکن جب یہی اقوامِ متحدہ ۳۰ لاکھ افغان مہاجرین کے لیے ایک ارب ڈالر کا مطالبہ کرتا ہے تو مشکل سے ۱۰ کروڑ ڈالر جمع ہو پاتے ہیں۔ تپ دق کے مریض کا جب تک مناسب علاج نہیں ہوتا وہ خون تھوکتا ہے اور مرض پھیلاتا ہے دہشت گردی بہت حد تک محرومی اور ناانصافی کے جرثومے سے پھیلنے والی سیاسی تپ دق ہے کیا آپ تپ دق کے مریض کے سر پر ہتھوڑا مارتے ہیں یا اس کا طویل صبر آزما علاج کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس بات کو سمجھنے کی جتنی آج ضرورت ہے پہلے کب تھی۔ (روزنامہ جنگ ۲۱ ستمبر ۲۰۰۱)

عُمدہ اور فینسی جِلد سازی کا عظیم مرکز
NBB
نفیس بُک بائنڈرز
ہمارے یہاں ڈائی دار اور لیمینیشن والی جلد بنانے کا کام انتہائی معیاری طور پر کیا جاتا ہے
نیز قرآن مجید کی اعلیٰ قسم کی بکس والی جِلد بھی خوبصورت انداز میں بنائی جاتی ہے
مُناسب نِرخ پر معیاری جِلد سازی کے لئے رجُوع فرمائیں
۱۶۔ ٹیپ روڈ نزد گھوڑا ہسپتال لاہور ۔ فون 7322408

صرف داڑھی والے ہی نہیں سب بیدار ہوں

ایک بھیدی کا مکتوب

اب محترم جنرل حمید گل صاحب کا گرامی نامہ ملاحظہ فرمایئے جو اُنھوں نے میرے ایک حالیہ کالم میں اپنے تذکرے کے حوالے سے ارسال فرمایا ہے۔ ان کی تحریر واضح ہے اور مجھے کسی تبصرے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ وہ لکھتے ہیں :

مکرمی و محترمی جناب حقانی صاحب! السّلام علیکم۔

آپ کا ۲۳ ستمبر کا کالم پیشِ نظر ہے۔ حالیہ بحران سے متعلّق حکومتی نقطہ نظر پر میرے رویّہ میں تبدیلی کو آپ نے دُرست پہنچانا ہے۔ صدر بش اور کولن پاول کے دھمکی آمیز مطالبات کے بعد حکومت پاکستان کی طرف سے فوری تعاون کی یقین دہانی میرے لیے حیران کُن بلکہ گہرے صدمے سے کم نہ تھی۔ میں اپنے دیرینہ ساتھیوں سے ایسی توقع نہیں کر سکتا تھا۔ تعاون کے خدوخال بھی واضح نہیں تھے۔ آپ یقیناً اتفاق کریں گے کہ فیصلہ غیر ضروری عجلت میں کیا گیا اور مشاورت کا سلسلہ بھی فیصلے کے اعلان کے بعد شروع ہُوا۔ لہٰذا میرا اولین ردِّعمل شدید تھا لیکن بعد ازاں میرے پُرانے ساتھیوں نے مجھے یقین دہانی کرائی کہ پاکستان ہمسایہ برادر اسلامی ملک افغانستان کے خلاف کسی قسم کی جارحیّت میں شریک نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی زمینی راستہ یا ہوائی مستقر استعمال کرنے کی اجازت دی جائے گی۔

اُصولاً میں اَب بھی امریکن بلیک میل کے سامنے جُھکنے کو دُرست نہیں سمجھتا لیکن ساتھ ہی کسی شدید تنقید کے نتیجہ میں اندرونی ٹکراؤ کو نہ تو اپنے مُلک اور نہ ہی افغانستان کے لیے سود مند خیال کرتا ہوں۔ مصلحت کوشی میرا مزاج نہیں لیکن حالات پر نظر رکھنا بھی ضروری ہے۔

اس وقت امریکی عزائم واضح نہیں۔ یہ تو روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے اتنے بڑے پیمانے پر فوجی طاقت کا استعمال، طیّارہ بردار جہازوں اور بھاری بمبار طیّاروں کی غیر معمولی نقل وحرکت کسی اور ہی بات کی غمازی کرتی ہے۔ نام اور پتے کے بغیر دہشت گردوں کو

بھلا کیسے فوجی حملے کا نشانہ بنایا جائے گا؟ اور حالیہ جرم کے مرتکب دہشت گرد خود امریکہ کے اندر چھپے ہوئے ہیں اُن کی تلاش اور اُن کے خلاف کارروائی بھی وہیں ہونی چاہیے۔ امریکی طرزِ عمل، ٹارگٹ کا چناؤ اور اُس کے لیے ہتھیار کی ...ذیت میرے لیے تاحال معمہ ہے اور تاہم میرا احساس ہے کہ امریکی ردِّ عمل دو پہلو ہو سکتے ہیں۔

اوّل: نیویارک اور پینٹاگون پر حملہ کسی اندرونی فتنہ کا نتیجہ تھا جسے عملاً ابھی تک تلاش نہیں کیا جاسکا اس لیے قوم کی توجّہ باہر مبذول کرانے کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ ان حالات میں حکمرانوں کا یہ آزمودہ نسخہ ہے۔ اگر آپ ان تمام تشنہ سوالات پر غور کریں جو میں نے اپنے حالیہ مضمون (جنگ ۱۶ ستمبر) میں اُٹھائے تھے اور ان میں یہ بھی شامل کرلیں کہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملے کے ٹھیک ایک گھنٹہ پندرہ منٹ بعد امریکی فضائیہ کا پہلا (اور اکلوتا) ایف سولہ طیّارہ فضا میں بلند ہُوا۔ اس دوران پینٹاگون حملہ کا نشانہ بن چکا تھا۔ میرے خیال میں اندرونی سازش کے بغیر ایسی تاخیر ممکن ہی نہیں۔ میرا یہ مفروضہ اگر دُرست ہے تو ایک بڑا ڈرامہ رچایا جارہا ہے اور افغانستان پر کسی بڑے حملے کے امکانات بہت کم ہیں، البتہ بھولی بھالی امریکی قوم کو مطمئن کرنے کے لیے کوئی دکھاوے کی کارروائی ہو سکتی ہے جس کے لیے پاکستانی اڈوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔

دوئم: امریکی پالیسی ساز ——— اس المناک سانحہ کی آڑ میں دُنیا کی ہمدردیاں اور امریکی عوام کے جوش کو سمیٹ کر اکیسویں صدی کو امریکی صدی بنانا چاہتے ہیں۔ ان کے طویل المیعاد مقاصد کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ عالم اسلام میں اُبھرتی ہُوئی نشاۃ ثانیہ کی لہر کو کچل دیا جائے اور مستقبل کی عظیم طاقت چین کے سامنے بند باندھ دیے جائیں۔ جس کے لیے لازم ہے کہ امریکہ خلیج فارس کے مشرقی بازو (ایران، افغانستان، پاکستان) اور وسط ایشیا کے جنوبی دامنے پر اپنا تسلط جمالے تاکہ موجودہ اور آئندہ دریافت ہونے والے تیل کے ذخائر امریکی اجازت کے بغیر استعمال نہ ہوسکیں۔ اس دوسرے منظر نامے میں افغانستان نہیں بلکہ خود پاکستان امریکہ کا اصلی نشانہ ہوگا کیونکہ یہی وہ ملک ہے جس نے اسرائیل کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں اور جس کی دوستی چین کی خلیج تک رسائی کا ذریعہ بن سکتی ہے میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ چین کی گوادر بندرگاہ پر موجودگی واشنگٹن میں بھونچال مچادے گی۔ مجھے عرض صرف یہ کرنا ہے کہ پہلے امکان کی اُمّید رکھتے ہُوئے ہمیں صرف دوسرے امکان کی تیاری کرنی چاہیے اور اگر حکومت اس تیّاری کے لیے وقت کی تلاش میں ہے تو اس سے اُلجھنے کی ضرورت نہیں لیکن امریکی

(باقی صـ۵۱ پر)

جناب سید انور حسین نفیس شاہ دامت برکاتہم

جہاں میں پرچم اسلام لہرانے کا وقت آیا

مُسلمانو! اُٹھو، باطل سے ٹکرانے کا وقت آیا
سرِ میداں تڑپنے اور تڑپانے کا وقت آیا

جہادِ فی سبیل اللہ، رسول اللہ کی سُنّت ہے
صحابہؓ کی جلی تاریخ دُہرانے کا وقت آیا

اُٹھو فاروق اعظمؓ کے جواں، شہ زور فرزندو
بساطِ جنگ پر قوّت سے چھا جانے کا وقت آیا

خُدا کے نیک بندو! اپنے حجروں سے نکل آؤ
کمر باندھو، محاذِ جنگ پر جانے کا وقت آیا

مسلح غازیو، شیرو، ، دلیر، تند طوفانو!
عدو کے مورچوں پر آگ برسانے کا وقت آیا

مجاہد! باندھ لے سر سے کفن اور سربکف ہو جا
شہادت کا مقدس مرتبہ پانے کا وقت آیا

تمہیں یہ جنگ کا میداں ہے گویا کھیل کا میداں
کہ توپوں کی گرج سے زیست بہلانے کا وقت آیا

تمہارے بازوؤں میں جان ہے، ایماں کی طاقت ہے
نہتے ہو کے بھی دُشمن سے بھڑ جانے کا وقت آیا

فرنگی شاطروں نے ظلمتیں بانٹی ہیں دُنیا میں
خُدا کی سرزمیں میں نُور پھیلانے کا وقت آیا

نظامِ مصطفٰی نافذ کریں گے، کر کے دم لیں گے
نظامِ قیصر و کسرٰی کو ٹھکرانے کا وقت آیا

نفیسؔ اب طالباں کو نُصرت باری مُبارک ہو
جہاں میں پرچمِ اسلام لہرانے کا وقت آیا

○

بقیہ: درسِ حدیث

پردہ اور حضرت فاطمہ رضؓ البتہ ان کو دفن رات کو کیا گیا ہے یہ اُن کی وصیت تھی تاکہ پردہ زیادہ قائم رہے تو اہلِ سُنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اہلِ بیت بھی قرآن پاک بھی اور وہ صحابہ کرام رضؓ بھی جو قرآن پاک کو جمع کرنے والے ہیں اور مکمل عقیدہ ہے ورنہ آدھوں کو چھوڑنا پڑتا ہے جمع کرنے والوں کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے قرآن پاک کو بھی معاذ اللہ چھوڑنا پڑتا ہے پھر رہ کیا جاتا ہے کچھ بھی نہیں بچتا بس نام ہی نام رہ گیا ہے اہلِ بیت کا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح عقائد پر قائم رکھے اور آخرت میں اُن کا ساتھ نصیب ہو۔ (آمین)

اپیل

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ
مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا
مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ
لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ (پ ۵ ع ۷)

دُنیا بھر کے مجاہدین مظلوم مُسلمان ، یتیم ، مساکین ، بے سہارا بیوائیں اور زخمی مجاہدین کی مالی مدد کے لیے آگے بڑھیں دیر نہ کریں ، غفلت کے نتیجہ میں خدانخواستہ یہ وقت آپ پر بھی آجائے ۔ والعیاذ باللہ

اپیل کنندہ

سیّد محمود میاں غفرلہ مہتمم جامعہ مدنیہ جدید وارا کین اور خدامِ جامعہ

مرکزی دفتر خانقاہ حامدیہ نزد جامعہ مدنیہ جدید محمد آباد رائے ونڈ روڈ لاہور

(ٹھوکر نیاز بیگ سے ۱۹ کلومیٹر)

رقم جمع کرانے کے لیے رابطہ فرمائیں

(۱) مولوی یعقوب صاحب مرکزی دفتر خانقاہ حامدیہ رائے ونڈ روڈ لاہور

(۲) مولانا سیّد مسعود میاں صاحب "بیت الحمد" نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور۔

(۳) ڈاکٹر امجد صاحب "بیت الحمد" نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور۔

(قسط:۲)

دینی مسائل

وضو کا بیان

وضو کے فرائض

وضو میں صرف چار چیزیں فرض ہیں۔

۱۔ ایک مرتبہ سارا مُنہ دھونا۔

۲۔ ایک ایک دفعہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔

۳۔ ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

۴۔ ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

ان میں سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ جائے یا کوئی جگہ بال برابر بھی سوکھی رہ جائے گی تو وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ: ٹھوڑی کا دھونا فرض ہے بشرطیکہ ڈاڑھی کے بال اس پر نہ ہوں یا ہوں تو اس قدر کم ہوں کہ کھال نظر آئے۔

مسئلہ: ہونٹ کا جو حصّہ کہ ہونٹ بند ہونے کے بعد دکھائی دیتا ہے اس کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ: ڈاڑھی یا مُونچھ یا بھویں اگر اس قدر گھنی ہوں کہ کھال نظر نہ آئے تو اس کھال کا دھونا جو اس سے چھپی ہُوئی ہے فرض نہیں ہے بلکہ وہ بال ہی قائم مقام کھال کے ہیں۔ ان پر سے پانی بہا دینا کافی ہے اس صُورت میں ان تمام بالوں دھونا فرض ہے جو چہرہ کی حد کے اندر ہیں۔ ڈاڑھی کے وہ بال جو چہرہ کی حد سے آگے بڑھ گئے ہیں اُن کا دھونا فرض نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر آنکھ یا مُنہ زور سے بند کیا اور پلک یا ہونٹ پر کچھ سوکھا رہ گیا یا آنکھ کے اس گوشہ میں جو ناک کے ساتھ ملا ہے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہُوا۔

مسئلہ: مرد کی انگوٹھی وغیرہ یا عورت کی انگوٹھی، چھلے، چوڑی، کنگن، دستی گھڑی وغیرہ ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچنے کا گمان ہو تو ان کو ہلا کر اچھی طرح پانی پہنچا دینا ضروری اور واجب

ہے۔ نتھ اور لونگ کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سوراخ تنگ ہو کہ ہلاتے اور پھراتے بغیر پانی نہ پہنچے گا تو مُنہ دھوتے وقت گھما کر اور ہلا کر پانی اندر پہنچانا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اُس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہُوا۔ جب یاد آئے اور آٹا دیکھے تو چھڑا کر اس جگہ پانی ڈال لے اور اگر چھڑانے اور پانی ڈالنے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو لوٹائے اور پھر سے پڑھے۔

مسئلہ: لچکے کے تاروں کو باریک کتر لیں تو اس کو افشاں کہتے ہیں۔ کسی کے ماتھے پر اگر وہ چنی ہو اور وہ اُوپر اُوپر سے پانی بہالے کہ افشاں نہ چھوٹنے پائے تو وضو نہیں ہوتا۔ ماتھے کا سب گوند چھڑا کر مُنہ دھونا چاہیے۔

مسئلہ: ناخنوں پر نیل پالش لگی ہو تو وضو کے لیے اس کو چھڑانا ضروری ہے۔ بغیر چھڑائے وضو نہیں ہوتا۔

مسئلہ: دھونے کے اعضاء پر پینٹ (رنگ کا روغن) لگ جائے یا ایلفی (سوکھ کر سخت ہو جانے والا گوند) وغیرہ لگ جائے تو اس کو چھڑائے بغیر وضو نہیں ہوتا۔ البتّہ پینٹ اُتر جائے صرف اس کے رنگ کا اثر باقی رہے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی کی آنکھ دُکھتی ہو اور چیپڑ ظاہر ہوں تو اگر آنکھ بند کرنے میں چیپڑ آنکھ کے باہر رہتا ہو تو اُس کے نیچے پانی پہنچانا واجب ہے۔

مسئلہ: کسی نے سر پر وِگ (WIG) لگا رکھی ہو اور اس پر مسح کیا تو مسح نہیں ہُوا۔ اسی طرح اگر مصنوعی جھلی پہ انسانی بال پیوست کرائے وہ جھلی سر پہ لگالی ہو اور اس پر مسح کیا ہو تو یہ مسح بھی درست نہیں۔

مسئلہ: سر پر مہندی لگا رکھی ہو اور بال اس کے لیپ میں چھپے ہُوئے ہوں تو مہندی کے اُوپر سے مسح کرنے سے سر کا مسح نہیں ہوتا۔

مسئلہ: کسی کے ناخن بڑھے ہُوئے ہوں اور اُنگلیوں کے سرے ان کے نیچے چھُپ جائیں تو ان کے نیچے پانی پہنچانا فرض ہے۔

مسئلہ: وضو کرتے وقت ایڑی یا کسی اور جگہ پانی نہیں پہنچا اور جب پُورا وضو ہو چکا تب

معلوم ہوا کہ فلاں جگہ سوکھی ہے تو وہاں فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں بلکہ پانی بہانا چاہیے۔

مسئلہ: اگر کسی کے ہاتھ پاؤں میں پھٹن ہو اور اس میں پانی پہنچانا نقصان نہیں کرتا تو پھٹن کے اندر پانی پہنچانا ضروری ہے اور اگر دھونا نقصان کرتا ہو تو پھٹن کے اندر پانی پہنچانے کا فرض ساقط ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: اگر پاؤں کی پھٹن میں موم، روغن یا کوئی اور دوا بھر لی تو اگر دوا نکالنے سے ضرر و نقصان نہ ہوتا ہو تو اس کو نکال کر پھٹن کے اندر پانی پہنچانا ضروری ہے اور اگر دوا نکالنے سے ضرر ہوگا تو اس کو نکالے بغیر اُوپر ہی سے پانی بہالے۔

مسئلہ: اگر کسی کے اعضاء پر زخم ہو اور وہ اس کو دھونے پر قادر ہو یعنی دھونا اس کو نقصان نہ کرتا ہو تو اس کا دھونا فرض ہے اور اگر اس کو دھونا نقصان کرے تو دھونے کا فرض اس سے ساقط ہو جائے گا بس اس کے اُوپر پانی بہالے اور اگر پانی بہانا بھی نقصان کرے تو زخم پر مسح کر لے اور اگر مسح بھی نقصان کرے تو مسح بھی ساقط ہو جائے گا تو وہ اِرد گرد کی جگہ دھولے اور زخم کی جگہ کو چھوڑ دے۔

مسئلہ: کہنی سے نیچے کوئی زائد عضو ہو مثلاً زائد ہاتھ ہو یا زائد اُنگلی ہو تو اس کو بھی دھونا فرض ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کا ہاتھ کہنی کے پاس سے کٹ گیا اور کہنی میں سے کچھ حصّہ باقی نہ رہا تو کہنی کا دھونا اس سے ساقط ہو گیا اور اگر کہنی یا اس کا کچھ حصہ باقی ہو تو اس کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کا پاؤں کٹ جائے اور ٹخنہ میں سے کچھ باقی نہ رہے تو اس کا دھونا ساقط ہو جائے گا اور اگر کچھ باقی رہ جائے تو جتنا باقی ہے اس کا دھونا فرض ہے۔ (جاری ہے)

بقیہ: ایک بھیدی کا مکتوب

عزائم کے خلاف اپنے جذبۂ مزاحمت کا بھرپور اظہار کرتے رہنا چاہیے تاکہ وہ اپنے ارادوں کے نفاذ میں متذبذب ہو جائیں۔ حکومت بھی امریکیوں اور خود پاکستانی قوم کو بتادے کہ ہماری حدِ فاصل

کیا ہے اس سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کریں۔

یہ دفاعِ افغانستان نہیں، دفاعِ پاکستان ہے اور یہ صرف داڑھی والوں کی ذمّہ داری نہیں۔

والسّلام۔ خیر اندیش

حمید گل

(کالم "حرفِ تمنّا" بحوالہ روزنامہ جنگ ۲۵ ستمبر ۲۰۰۱ء)

(قسط : ۳)

تحریکِ احمدیّت

برطانوی یہودی گٹھ جوڑ

زیرِ نظر مضمون جناب بشیر احمد صاحب کی انگریزی کتاب AHMADIYA MOVEMENT —— BRITISH-JEWISH CONNECTION کا اُردو ترجمہ (تحریک احمدیت برطانوی یہودی گٹھ جوڑ) ہے جو جناب احمد علی ظفر صاحب نے کیا ہے۔ کتاب کا مواد انڈیا آفس لائبریری لندن سے حاصل کیا گیا ہے جو پنجاب انٹیلی جنس کی رپورٹ پر مشتمل ہے۔ ادارہ اس کی محض تاریخی افادیت کے پیش نظر اسے قسط وار قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ رپورٹ کے مندرجات اور مصنّف کے ذاتی رجحانات سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں (ادارہ)

آؤٹ لک کا مقدمہ : (۱۹۲۷ء)

اسی دوران رسالہ ورتمان کے مدیر اور مضمون "جہنّم کی سیر" کے مصنّف کے خلاف تعزیراتِ ہند کی دفعہ ۱۵۳ اکے تحت مقدمہ چلایا جاچکا تھا اور یہ مقدمہ عدالتِ عالیہ کے فل بنچ کے سُپرد ہو چکا تھا۔ اس سے اعتدال پسند اور روشن خیال مسلمانوں کو یک گونہ طمانیت حاصل ہوئی مگر قادیانیوں اور خلافت کے حامیوں نے عدالت عالیہ پر حملے جاری رکھے اور اسلامی نظریئے کی ترجمانی کا اعزاز حاصل کرنے کی کوششیں جاری رکھیں۔ باہمی افتراق اور حسد نے جو کہ قرار دادوں کی منظوری کے بارے میں تھا جولائی میں منعقد ہونے والے ان مشترکہ اجتماعات کو ختم کر دیا جو "مسلم آؤٹ لک" کے مالک اور مدیر کو توہین

عدالت پر ملنے والی سزا اور "رنگیلا رسول" کے مقدمے میں عدالت عالیہ کے فیصلے پر منعقد ہونے تھے۔ مگر قادیانیوں کے عوامی اجتماعات لاہور اور امرتسر میں منعقد ہوئے جن میں نامناسب زبان استعمال کی گئی اور عین اسی وقت "تبلیغ کی نشر واشاعت" اور "ہندوؤں کے معاشی مقاطعے" کی تلقین کی گئی۔ ان تمام نکات پر مبنی اشتہارات صوبہ بھر میں وسیع پیمانے پر تقسیم کیے گئے جن میں یہ مطالبات بھی شامل کیے گئے کہ عدالت کے اس جج کو برطرف کیا جائے جس نے "رنگیلا رسول" مقدمے میں ملزم کو بری کردیا تھا۔ پیغمبرِ اسلام (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی تحقیر کرنے والے کو سزا کے متعلق آرڈی ننس کا نفاذ کیا جائے اور عدالت عالیہ کے بنچ میں ایک مسلمان جج کی تقرری کی جائے۔

شردھانند کو قتل کردیا گیا: (۱۹۲۷ء)

۱۹۲۷ء میں قادیان کے احمدی بہت شہرت حاصل کرچکے تھے اور صوبہ میں پائے جانے والی فرقہ وارانہ بے چینی نے ان کو اسلام کے سرغنہ ظاہر کرنے کے کئی مواقع فراہم کیے مسلمان قوم کی طرف سے سوامی شردھانند کے قتل پر بلا امتیاز مذمّت اور ہندوؤں میں پھیلے اس عام تأثر کہ قتل ایک سازش کا نتیجہ تھا، نے مسلمانوں کے اشتعال میں اضافہ کیا نہ کہ ظاہر کردہ خیالات پر غیر فطری اشتعال انگیز تنقید نے۔ قادیان شاخ کے احمدیوں نے فروری اور مارچ میں لاہور میں "اسلام اور فرقہ وارانہ مسئلہ" پر متواتر عوامی جلسے منعقد کیے۔ اگرچہ یہ سب کارروائی اعتدال پر مبنی ہوتی مگر بعض اوقات آریہ سماج پر شدید تنقید ہوتی۔ یکم مارچ کو ایسے ہی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مرزا بشیرالدین محمود نے آریہ سماج کے نشر واشاعت کے طریق کار اور پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خلاف بدزبانی کی شدید مذمّت کی۔

ہندوؤں کا معاشی مقاطعہ: (۱۹۲۷ء)

بلا شبہہ قادیانیوں کی نشر واشاعت کا سب سے خطرناک نکتہ ہندوؤں کے سماجی اور معاشی مقاطعے کے لیے اکساہٹ تھی۔ قصبوں اور گاؤں میں مسلمانوں کی معاشی حالت زار کو بہتر بنانے سے اس "مقاطعاتی مہم" کا سرگرمی سے پرچار کیا گیا اور شروع میں اسے قابلِ ذکر کامیابی حاصل ہوئی۔ احمدیوں نے اپنے آپ کو منظّم نشر واشاعت کا حامل تو ظاہر کردیا مگر ہندوؤں اور مسلمانوں کی آپس میں فطری سماجی دست نگری اتنی مضبوط ثابت ہوئی کہ اس تحریک کے منتظمین کی قوّت کے غبارے سے اکتوبر تک ساری ہوا نکل گئی۔ لیکن کئی جگہوں پر اس سے بداعتمادی کا ایسا ورثہ رہ گیا جہاں پہلے کبھی فرقہ وارانہ مصیبت پیدا نہیں ہوئی تھی۔

(جاری ہے)

حاصلِ مطالعہ

مولانا نعیم الدین صاحب ، فاضل و مدرس جامعہ مدنیہ

خلیل اللہ

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "خلیل اللہ" کہا جاتا ہے جس کا معنٰی ہے اللہ کے دوست، آپ کو خلیل اللہ کیوں کہا جاتا ہے۔ اس کی اصل وجہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے۔ ایک وجہ حضرت ملّا علی قاری رحمہ اللہ (م : ۱۰۱۴ھ) نے ایک حدیث شریف کی شرح کے ذیل میں ذکر فرمائی ہے وہ وجہ سبق آموز ہونے کی وجہ سے قابلِ ذکر ہے اس لیے نذرِ قارئین کی جاتی ہے۔ حضرت ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت ابراہیم کو جو خلیل اللہ کہا جاتا ہے اس کی وجہ تسمیہ میں کہا گیا ہے کہ ایک دفعہ ایسے ہُوا کہ (کنعان میں) قحط پڑا تو آپ نے مصر میں اپنے ایک خلیل (دوست) کے پاس چند نوجوانوں کو بھیجا کہ وہ اس سے غلّہ لے آئیں ۔۔۔ جب یہ اس کے پاس پہنچے اور مدّعیٰ بیان کیا تو وہ بولا کہ اگر ابراہیم غلہ اپنی ذات کے لیے طلب کرتے تو میں ضرور دیتا لیکن وہ مہمانوں کے لیے منگوا رہے ہیں نوجوان اس کی یہ بات سُن کر آگے بڑھ گئے اور ایک ایسی جگہ سے گزرے جہاں نرم ریت پڑا تھا اُنھوں نے تھیلوں میں وہ ریت بھر لیا تاکہ خالی ہاتھ جانے کی وجہ سے لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے جب یہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی خدمت میں پہنچے اور حضرت ابراہیم کو سارا قصّہ سُنایا تو آپ کو اس سے بڑی تکلیف پہنچی۔ اسی رنج میں آپ تھے کہ آپ کی آنکھ لگ گئی۔ اِدھر آپ کی اہلیہ اُٹھیں اُنھوں نے ایک تھیلہ کھولا تو اس

میں سے نہایت عمدہ میدہ نکلا، آپ نے اس کی روٹی پکائی، اِسی اثناء میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی آنکھ کُھل گئی، آپ نے روٹی کی خوشبو پائی تو پُوچھا: روٹی کہاں سے آئی؟ اہلیہ بولیں آپ کے مصری خلیل (دوست) کے پاس سے، اس پر آپ نے فرمایا: "بَلْ مِنْ عِنْدِ خَلِیْلِیَ اللّٰہ" نہیں یہ میرے مصری خلیل کے پاس سے نہیں بلکہ میرے اصل خلیل، اللہ کے پاس سے آئی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلیل کے نام سے موسوم فرمایا۔"[1]

کس نے رَبِّ جلیل کو غضب ناک کر دیا؟

"امام اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مَیں نے ایک اعرابی کے سامنے سورۃ وَالذّٰرِیٰتِ تلاوت کی، جب میں اس آیت پر پہنچا "وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ" (اور آسمان میں تمہاری روزی ہے اور جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے) تو وہ بولا کہ بس کر دو۔ اِس کے بعد وہ اُٹھا اور اپنی اُونٹنی کو ذبح کر کے ہر آنے جانے والے پر اس کا گوشت تقسیم کر دیا، پھر اپنی تلوار اور کمان ہاتھ میں لے کر توڑیں اور چلا گیا، امام اصمعیؒ کہتے ہیں کہ پھر (عرصہ بعد) میری اس سے دورانِ طواف ملاقات ہُوئی، اس کا جسم کمزور اور رنگ پیلا پڑ چکا تھا اس نے مجھے (پہچان کر) سلام کیا اور وہی سورت سُنانے کی فرمائش کی، جب میں اس آیت (وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ) پر پہنچا تو وہ پُکار کر بولا کہ ہم سے ہمارے رَبّ نے جو وعدہ کیا تھا اُسے ہم نے برحق پایا، آگے پڑھیے، مَیں نے جب یہ آیت پڑھی ـــ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّہٗ لَحَقٌّ ـــ (قسم ہے آسمان وزمین کے رَبّ کی کہ یہ حق ہے) تو وہ اعرابی چیخ کر کہنے لگا سبحان اللہ وہ کون ہے جس نے ربِّ جلیل کو غضب ناک کر دیا حتّٰی کہ اُسے قسم اُٹھانی پڑی اور وہ کون ہے جس نے ربِّ جلیل کی بات کی

---

[1] مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱۰ ص ۱۵۹

تصدیق نہیں کی کہ اُسے قسم کھانے پر مجبور ہونا پڑا۔ اس اعرابی نے تین مرتبہ یہ جملے دوہرائے اور اسی کے ساتھ اُس کی رُوح پرواز کرگئی۔"[1]

قابلِ تعجب چیز؟

امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ (م: ۶۰۶ھ) آیت کریمہ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ـــ اور ہر قسم کے حیوانات اِس (زمین) میں پھیلائے ـــ (۲ : ۱۶۴) کے تحت ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں

"روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حضور میں کسی نے عرض کیا کہ مجھے بڑا تعجّب ہوتا ہے شطرنج پر کہ یہ کیسا عجیب کھیل ہے۔ دیکھنے میں اس کا تختہ صرف ایک ہاتھ کے برابر ہے لیکن انسان اگر اِسے ہزار مرتبہ بھی کھیلے تو ایک بازی دوسری بازی کے موافق نہیں پڑے گی۔ فرمایا: اس پر کیا تعجّب کیا جائے، اس سے زیادہ قابلِ تعجّب چیز تو انسان کا چہرہ ہے کہ دیکھنے میں بالشت کے برابر ہے، پھر اللہ نے جو جگہ اس میں ابرو۔ آنکھ۔ ناک اور مُنہ کی بنادی ہے وہ وُہی رہتی ہے بدلتی نہیں ـــ باایں ہمہ ہر فرد بشر دوسرے سے جُدا اور ممتاز ہے تم مشرق و مغرب میں بھی دو فرد ایک جیسے نہ دیکھ پاؤ گے۔"[2]

والدین کے گستاخ کا انجام:

والدین کے گستاخ کو قبر نے قبول کرنے سے انکار کردیا

چھ دفعہ قبر کھودی زمین دوبارہ مل جاتی، والدین نے معاف کیا تو ساتویں بار قبر میں جگہ ملی

حافظ آباد (اے این این) والدین کے گستاخ کو زمین نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ گوجرانوالہ کا رہائشی (ف۔ر) انتقال کر گیا۔ دفنانے کیلئے

بقیہ نمبر 72 صفحہ 14 پر

بقیہ: 72 والدین کا گستاخ

جب اسے قبرستان لے جایا گیا تو 6 دفعہ قبر کھودی گئی لیکن اسے دفنانے کے وقت زمین دوبارہ مل جاتی۔ والدین کی طرف سے معاف کرنے کے بعد ساتویں مرتبہ قبر کھودنے پر مرحوم کو زمین نے قبول کر لیا۔ بتایا گیا ہے کہ مرحوم اپنے والدین کو کتیا اور کتے کے لقب سے پکارتا تھا اور اپنی بیوی کو کہتا تھا کہ کتے اور کتیا کو روٹی کے ٹکڑے پھینک آؤ۔ جنازہ میں شریک لوگوں اور عزیزوں نے مرحوم کے والدین کو اسے معاف کرنے کیلئے کہا اور جب اس کے والدین نے اسے معاف کیا، تب اسے زمین نے قبول کر لیا۔

روزنامہ نوائے وقت ۶ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ/ ۲۶/ اگست صفحہ ۱۶ کالم ۷

---

[1] مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱۰ ص ۳۳ [2] تفسیر کبیر ج ۴ ص ۱۹۹ بذیل آیت ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف الیل والنہار پ ۲ ع ۴

ڈاڑھ اور کان کے درد کا علاج

مُلّا علی قاری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں۔

وروی ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن علی موقوفًا من قال عند کل عطسۃ الحمد للہ رب العٰلمین علی کل حال ماکان لم یجد وجع ضرس ولا اذن ابدًا۔ قال العسقلانی ھذا موقوف ورجالہ ثقات ومثلہ لا یقال من قبل الرأی ای فلہ حکم المرفوع۔[1]

امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ نے اپنی مصنّف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفًا روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص چھینک آنے پر یہ دُعا پڑھ لے گا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَّا کَانَ" تو اسے کبھی بھی ڈاڑھ اور کان کا درد نہیں ہوگا۔

موت کی یاد

حدیث شریف میں آتا ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ ایسے ہُوا کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم گھر سے نماز کے لیے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ آپس میں کسی بات پر کھل کھلا کر ہنس رہے ہیں آپ نے اُنھیں اس طرح ہنستے دیکھ کر فرمایا: خبردار حقیقت یہ ہے کہ اگر تم لذّتوں کو فنا کر دینے والی چیز کا اکثر تذکرہ کرتے رہو تو وہ تم کو اس حالت سے باز رکھے جو حالت میں دیکھ رہا ہوں وہ یعنی لذّتوں کو فنا کر دینے والی چیز موت ہے، پس تم لذّتوں کو فنا کر دینے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔"[2]

اس حدیث کی تشریح میں حضرت مُلّا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"ہمارے شیخ عارف باللہ مولانا نورالدین علی متقی رحمہ اللہ (م: ۱۷۵ھ) تھیلی نما

---

[1] مرقاۃ ج ۹ ص ۹۸ طبع امدادیہ ملتان

[2] ترمذی شریف بحوالہ مشکوٰۃ ص ۴۵۷

ایک چیز بنوا کر اپنے پاس رکھتے تھے جس پر لفظِ "موت" لکھا ہوتا تھا۔ جب کوئی شخص ان کا مرید ہوتا تو وہ اس تھیلی کو اس مرید کی گردن میں لٹکا دیتے تھے، تاکہ اُس کے دل پہ ہر وقت یہ احساس طاری رہے کہ موت بالکل قریب ہے دور نہیں اس طرح وہ اپنی آرزوئیں کم کردے اور زیادہ سے زیادہ عمل کرے۔

ایک نیک و خدا ترس بادشاہ اپنے اعیانِ سلطنت میں سے کسی ایک کو اس خدمت پر مامور رکھتے تھے کہ وہ ہر وقت اُن کے پیچھے کھڑا رہے اور الموت۔ الموت کہتا رہے تاکہ اس طرح اُن کی روحانی بیماری کا علاج ہوتا رہے"۔[1]

رزّاق خُدا کی ذات ہے:

"منقول ہے کہ کوّے کا بچّہ جب انڈے سے نکلتا ہے تو سفید ہوتا ہے کوے کو اس کے سفید ہونے کی وجہ سے اُس سے کراہت محسوس ہوتی ہے اس بناء پر وہ اُسے چھوڑ کر چلا جاتا ہے اور بچّہ بھوکا رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچّہ کے پاس مکھیاں اور چیونٹیاں بھیجتے رہتے ہیں اور وہ اُنھیں کھاتا رہتا ہے حتّٰی کہ جب وہ کچھ بڑا ہوتا ہے تو کالا ہو جاتا ہے۔ اُسے کالا دیکھ کر کوّا واپس آجاتا ہے اور اُسے اپنی آغوش میں لے کر اُس کی نگرانی کرنے لگتا ہے، اس طرح بلا کسی سعی کے اسے رزق ملتا رہتا ہے"۔[2]

[1] مرقاة ج ١٠ ص ٨٦

[2] مرقاة ج ١٠ ص ٥٠

وفیات

اگست کے مہینہ میں حکیم نُور احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور حکیم اکرام و حکیم سرفراز صاحب کی والدہ صاحبہ طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔

نیز اوائل ستمبر میں بھائی فیروز صاحب کے بہنوئی جناب عرفان صاحب (وُولما ہاؤس مال روڈ والے) جگر کے مرض میں مُبتلا رہ کر وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرما کر بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق نصیب ہو۔

جامعہ جدید اور خانقاہ حامدیہ میں دُعاءِ مغفرت اور ایصالِ ثواب کرایا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

المعراج الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج میں داخلہ

ڈی۔ای۔ایچ ایم، بی۔ای۔ایچ ایم، ڈی۔ڈی۔ایس۔سی میں داخلہ کے لیے فری پراسپکٹس جوابی لفافہ بھیج کر منگوائیں۔ طلبہ و طالبات داخلہ لے سکتے ہیں۔ تعلیم کے دو طریقے اپنائے ہیں۔

(۱) ریگولر کلاسز (۲) تعلیم بذریعہ ڈاک، خط و کتابت۔

پتہ: چاہ میاں سوہنا گلی نمبر ۷ مکان ۲۲ مالی پورہ راوی روڈ لاہور

نوٹ: وفاق المدارس کے فارغ التحصیل علماء بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔

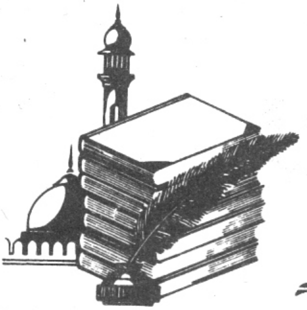

تبصرے کے لئے ہر کتاب کے دو نسخے آنے ضروری ہیں۔

تقریظ و تنقید

مختلف تبصرہ نگاروں کے قلم سے

نام کتاب : غیر مقلدین کے متضاد فتوے

تصنیف : مولانا عبدالقدوس قارن

صفحات : ١٠٠

ناشر : عمر اکادمی نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

قیمت : ٢٧/

غیر مقلدین حضرات جو بزعمِ خویش اہلِ حدیث کہلاتے ہیں اُنہیں فقہ حنفی سے خُصوصی بَیر ہے وہ آئے دن کوئی نہ کوئی پمفلٹ رسالہ یا کتاب فقہ حنفی کے خلاف لکھ کر عوام کو اس سے بدظن کرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ فقہ حنفی پر جہاں اور اعتراضات کرتے ہیں وہیں ایک اعتراض یہ بھی کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد بھی ان کے ساتھ متفق نہیں چنانچہ قاضی ابو یوسف رح اور امام محمد رح، امام ابو حنیفہ رح سے دو تہائی مسئلوں میں اختلاف کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ غیر مقلدین کے اس اعتراض میں پرِ کاہ کے برابر بھی جان نہیں ہے چنانچہ جب ان سے مطالبہ ہوتا ہے کہ وہ دو تہائی مسائل کہاں ہیں ہمیں بھی دکھلائے جائیں تو اِن حضرات کے پاس اسکا کوئی جواب نہیں ہوتا جبکہ ان حضرات کے علماء نے جو مسائل بیان کیے ہیں انہیں دیکھا جائے تو حیرت ہوتی ہے کہ کوئی بھی کسی سے متفق نظر نہیں آتا ایک ہی مسئلہ میں ایک کچھ کہتا ہے دوسرا کچھ کہتا ہے ثبوت درکار ہو تو زیرِ نظر کتاب ''غیر مقلدین کے متضاد فتوے'' ملاحظہ فرما

لیجیے جو حضرت مولانا سرفراز صاحب دامت برکاتہم کے لائق صاحبزادہ مولانا عبدالقدوس قارن صاحب نے تالیف فرمائی ہے۔ اس کتاب میں مولانا نے بہت سے ایسے مسائل ذکر کیے ہیں جن میں غیر مقلدین حضرات کے علماء کا شدید اختلاف پایا جاتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ

نام کتاب : محاصرۂ قادیانیت

تصنیف : محمد طاہر رزاق صاحب

صفحات : ۲۲۴

ناشر : عالمی مجلس ختم نبوّت حضوری باغ روڈ ملتان

قیمت : ۹۰/

پیشِ نظر کتاب میں جناب محمد طاہر رزاق صاحب نے قادیانیت سے متعلق مختلف رسائل و جرائد سے اخذ کر کے بہت سے عنوانات پر خوب صورت مواد فراہم کیا ہے۔ اسلوبِ تحریر اور اندازِ بیان خوب سے خوب تر ہے۔ ردِّ قادیانیت سے متعلّق کام کرنے والے حضرات کے لیے بالخصوص اور دیگر عوام کے لیے بالعموم یہ کتاب خاصہ کی چیز ہے۔

نام کتاب : جہاد ختم نبوّت کے جانثار

تالیف : محمد طاہر رزاق صاحب

صفحات : ۲۰۸

ناشر : عالمی مجلسِ ختم نبوّت حضوری باغ روڈ ملتان

قیمت : ۹۰/

زیرِ نظر کتاب "جہاد ختمِ نبوت کے جانثار" بھی محترم طاہر رزاق صاحب کی تصنیف ہے اس تصنیف میں لائق مصنّف نے بہت سے ایسے بزرگ جنھوں نے کسی بھی عنوان وجہت سے ختم نبوت کے سلسلہ میں کوئی کام کیا ہے اُن کا مختصر تذکرہ فرمایا ہے۔ اندازِ بیان دلچسپ اور اثر انگیز ہے، اس کتاب کو پڑھ کر جہاں اپنے اسلاف سے عقیدت بڑھتی ہے وہیں ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان و یقین پیدا ہوتا ہے۔

نام کتاب : سوانح شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ
تصنیف : مولانا عبدالقیوم حقانی
صفحات : ۳۲۰
سائز : ۲۳x۳۶/۱۶
ناشر : القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہؓ خالد آباد، نوشہرہ
قیمت : ۱۲۰/

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ملک کے مقتدر علماء میں ہوتا ہے، آپ نے اپنے دَور کے بڑے بڑے اساطینِ علم و فضل سے کسب کمال کے بعد اپنے آپ کو دینِ متین کی خدمت و اشاعت کے لیے وقف کر دیا تھا، دین کے لیے آپ کی مساعیِ جمیلہ پون صدی پر محیط ہیں جنھیں مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے پیشِ نظر کتاب "سوانح شیخ الحدیث" میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔

مولانا حقانی حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے خصوصی شاگردوں میں سے ہیں اور عرصہ تک حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کے فیوض و برکات سے مستفید ہوتے رہے ہیں ــــــ اس لیے آپ کو حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کے حالات و واقعات کا قریب سے مشاہدہ کرنے کا موقع ملا ہے، آپ نے حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ سے متعلق مختلف عنوانات سے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب اُن سب کتابوں کا خلاصہ اور نچوڑ ہے حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کے متعلقین و متوسلین کے لیے خصوصاً اور تاریخ و تذکرہ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے عموماً اس کتاب کا مطالعہ مفید و کارآمد ہوگا۔ (ن - ا)

اخبار و احوال جامعہ مدنیہ (جدید)

محمد آباد رائے ونڈ روڈ لاہور

○ ۳۰ اگست، حضرت بانی جامعہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص اور قدیم عقیدت مند محترم حاجی امان اللہ خان صاحب لکی مروت سے تشریف لائے۔ جامعہ جدید میں قیام فرما ہوئے ۲ ستمبر کو واپسی ہوئی جامعہ جدید کی تعمیر و ترقی اور تعلیمی بہاروں پر اظہارِ مسرّت فرمایا۔

○ ۲ ستمبر، حرکۃ الجہاد الاسلامی کے مرکزی رہنما مولانا محمد امین ربّانی صاحب دامت برکاتہم حاجی خان محمد صاحب دامت برکاتہم، مولانا سید حبیب اللہ شاہ صاحب دامت برکاتہم تشریف لائے حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم سے ملاقات کی، جہادی اُمور اور حالاتِ حاضرہ پر گفتگو ہوئی

○ ۱۶ ستمبر، حضرت بانی جامعہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم سبق فاضل دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا احمد حسن صاحب تشریف لائے، جامعہ کے احوال دریافت فرمائے اور بزرگانہ دُعاؤں سے نوازا۔

○ ۲۱ ستمبر، جامعہ مدنیہ کے فاضل شعبۂ تجوید جناب حافظ جمال الدین صاحب کی دعوت پر حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم کوٹ رادھاکشن تشریف لے گئے۔ جامع مسجد عثمانیہ بھٹہ والی میں مجاہدین اور حالاتِ حاضرہ کے موضوع پر جرأت مندانہ اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

○ ۲۱ ستمبر، حضرت بانی جامعہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز اور جامعہ مدنیہ جدید کے ممبر شورٰی حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب دامت برکاتہم کراچی سے تشریف لائے۔

○ ۲۴ ستمبر، مسجد حامد کے ہال کی جنوبی گیلری کا لینٹر ڈالا گیا جبکہ ایک ماہ قبل شمالی گیلری کا لینٹر ڈالا جاچکا ہے۔ فللہ الحمد علی ذٰلک

○ اسی روز حضرت قاری شریف احمد صاحب دامت برکاتہم جامعہ جدید تشریف لائے تعمیر کو ملاحظہ فرمایا اور قرآن پاک مکمل کرنے والے پانچ طلبہ کرام میں انعامات تقسیم فرمائے۔ دُعاءِ خیر پر مجلس برخاست ہوئی۔

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی امور

(1) مسجد حامد کی تکمیل

(2) طلباء کے لئے دار الاقامہ (ہوسٹل) اور درسگاہیں

(3) کتب خانہ اور کتابیں

(4) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے

(ادارہ)

قارئین انوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ انوارِ مدینہ کے وہ ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ ارسال کیا جارہا ہے لیکن عرصہ سے اُن کے واجبات موصول نہیں ہُوئے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ انوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی ادارہ سے وابستہ ہے اس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اور اس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہُوئے اپنا چندہ بھی ارسال فرمادیں اور دیگر احباب کو بھی اس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اس سے ادارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے (ادارہ)